اسمبلی رپورٹ (مباحثات)

بارہویں اسمبلی / اُنیسواں اجلاس (چھٹی نشست)

بلوچستان صوبائی اسمبلی

اجلاس منعقدہ بروز منگل مورخہ 5رمئی 2026ء بمطابق 17 ذیقعد ۱۴۴۷ھ۔

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
1	تلاوت قرآن پاک اور ترجمہ۔	03
2	دُعائے مغفرت۔	04
3	وقفہ سوالات۔	27
4	رخصت کی درخواستیں۔	28
5	سرکاری کارروائی برائے قانون سازی۔	31

جلد 19 ☆☆☆ شمارہ 6

ایوان کے عہدیدار

اسپیکر۔۔۔۔۔کیپٹن (ر) جناب عبدالخالق خان اچکزئی

ڈپٹی اسپیکر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میڈم غزالہ گولہ بیگم

ایوان کے افسران

سیکرٹری اسمبلی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔جناب طاہر شاہ کاکڑ

اسپیشل سیکرٹری (قانون سازی)۔۔۔۔جناب عبدالرحمٰن

سینئر رپورٹر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔جناب عبدالسلام ریکی

☆☆☆

بلوچستان صوبائی اسمبلی کا اجلاس

بروز منگل مورخہ 5/مئی 2026ء بمطابق 17 ذیقعد ۱۴۴۷ھ۔
بوقت سہ پہر 3:30 منٹ پر زیر صدارت کیپٹن (ر) جناب عبدالخالق خان اچکزئی، اسپیکر،
بلوچستان صوبائی اسمبلی ہال کوئٹہ میں منعقد ہوا۔

جناب اسپیکر: کارروائی کا آغاز باقاعدہ تلاوت قرآن پاک سے کیا جاتا ہے۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ **از** حافظ محمد شعیب آخوندزادہ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ط

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوا اذۡکُرُوا اللّٰهَ ذِکۡرًا کَثِیۡرًا ۙ﴿۴۱﴾ وَّسَبِّحُوۡهُ بُکۡرَةً وَّاَصِیۡلًا ﴿۴۲﴾ هُوَ الَّذِیۡ یُصَلِّیۡ عَلَیۡکُمۡ وَمَلٰٓئِکَتُهٗ لِیُخۡرِجَکُمۡ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوۡرِ ط وَکَانَ بِالۡمُؤۡمِنِیۡنَ رَحِیۡمًا ﴿۴۳﴾ تَحِیَّتُهُمۡ یَوۡمَ یَلۡقَوۡنَهٗ سَلٰمٌ ۚۖ وَاَعَدَّ لَهُمۡ اَجۡرًا کَرِیۡمًا ﴿۴۴﴾

﴿پارہ نمبر ۲۲ سُوۡرَةُ الاحزاب آیات نمبر ۴۱ تا ۴۴﴾

ترجمہ: اے ایمان والو! یاد کرو اللہ کی بہت سی یاد۔ اور پاکی بولتے رہو اُس کی صبح اور شام۔ وہی ہے جو رحمت بھیجتا ہے تم پر اور اُس کے فرشتے تاکہ نکالے تم کو اندھیروں سے اُجالے میں اور ہے ایمان والوں پر مہربان۔ دعا ان کی جس دن اُس سے ملیں گے سلام ہے اور تیار رکھا ہے ان کے واسطے ثواب عزت کا۔ صدق اللّٰہُ العظیم۔

☆☆☆

جناب اسپیکر: جزاک اللہ۔ اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیم ۔بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم ۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنتَ سُبحٰنَکَ اِنِّیٓ کُنتُ مِنَ الظّٰلِمِینَ ۔تمام معزز اراکین اسمبلی کو مطلع کیا جاتا ہے کہ مورخہ 13 اپریل 2026ء کی اسمبلی نشست میں میر اسداللہ بلوچ رکن اسمبلی کی جانب سے ڈسٹرکٹ فٹبال ایسوی ایشن پنجگور کی دیوار کو مسمار کرنے کے بارے میں point of public importance پر چیئر کی جانب سے جاری رولنگ کی روشنی میں ڈپٹی کمشنر پنجگور کی reply اور اس سلسلے میں سینئر ممبر بورڈ آف ریونیو کا verification letter محرک کے سامنے رکھ دیئے گئے ہیں اس کے علاوہ اسمبلی کی اسی نشست میں مولانا ہدایت الرحمٰن رکن اسمبلی کی جانب سے گوادر اور ماڑہ اور پسنی میں ماہی گیروں کو زمین الاٹمنٹ کی بابت توجہ دلاؤ نوٹس پر چیئر کی رولنگ کی روشنی میں ڈی جی گوادر ڈویلپمنٹ اتھارٹی اور ڈپٹی کمشنر گوادر کی مفصل رپورٹ بھی محرک کے سامنے رکھ دیئے گئے ہیں۔اگر آنریبل ممبر اس رپورٹ سے مطمئن نہیں ہیں تو وہ اس پر بات کر سکتے ہیں اور اس پر further action بھی لیا جاسکتا ہے۔

سید ظفر علی آغا: جناب اسپیکر! ہمارے چارسدہ کے ایک عالم دین مرکزی شوریٰ کے ممبر شیخ الحدیث وتفسیر مولانا ادریس صاحب کو شہید کیا گیا ہے۔اس کے ساتھ بڑا ایک المناک واقعہ آج ہی ہوا ہے۔اُسکے لئے دُعا اور فاتحہ خوانی کروائیں اور حرمزئی میں پولیس کانسٹیبل کو شہید کیا گیا ہے اسکے لئے بھی فاتحہ خوانی کروائیں۔

جناب اسپیکر: hold on hold on ایک منٹ! محترمہ غزالہ گولہ صاحبہ۔

محترمہ غزالہ گولہ بیگم (ڈپٹی اسپیکر): سندھ کے ہمارے ایم این اے میر اعجاز جکھرانی صاحب کے والد کے لئے اور اُنکے بیٹے کے لئے،دعا کے لئے ہم کہیں گے کہ ان کے لئے دُعا مغفرت کی جائے۔

جناب اسپیکر: ok۔جی عبدالصمد گورگیج صاحب۔

جناب عبدالصمد گورگیج: حاجی محمد شریف محمد حسنی کو گزشتہ دنوں یہاں ایئر پورٹ پر شہید کیا گیا تھا ای ٹی او ایکسائز تھے انکے لئے بھی دُعا کی جائے۔

جناب اسپیکر: کس نے اس کو شہید کیا تھا؟

جناب عبدالصمد گورگیج: نامعلوم افراد تھے۔

جناب اسپیکر: نامعلوم افراد ہیں۔کوئی اور بھی فاتحہ کے لئے بتا رہا تھا ok۔مولوی صاحب! فاتحہ پڑھیں۔

(فاتحہ خوانی کی گئی)

جناب اسپیکر: یونس عزیز زہری صاحب۔

میر یونس عزیز زہری (قائد حزب اختلاف): جناب اسپیکر! شکریہ آپ کا میں ایک اہم مسئلے پر آج بات کرنا

چاہوں گا جناب اسپیکر! کچھ دنوں سے بلوچستان میں خاص کر میں بات۔۔۔

جناب اسپیکر: آپ point of public importance پر ہیں۔

جناب قائد حزب اختلاف: جی جناب اسپیکر! کچھ دنوں سے رجسٹریشن کے نام پر مدارس کو سیل کیا جارہا ہے۔اور اس میں کچھ مسجدوں کو بھی وہاں سیل کیا گیا ہے۔کسی غیر مسلم ملک میں بھی اس طرح کی چیزیں نہیں ہوتیں۔کہ جو ہمارے یہاں بلوچستان میں ہمارے ساتھ ہورہے ہیں۔ جناب اسپیکر! مدارس کو بند کیا جارہا ہے لیکن شراب خانوں کے لئے لائسنس جاری کیئے جارہے ہیں۔استغفر اللہ مدارس کو تالا لگایا جارہا ہے۔ہم کہہ رہے ہیں کہ جی مدارس کو رجسٹرڈ کرلیں لیکن یہ کہ رجسٹریشن کے نام پر مدارس سیل کیے جارہے ہیں اور ان کو اپنے قبضے میں لینے کی کوشش کی جارہی ہے۔اگر وہ مدارس کو قبضے میں لینے کی کوشش کررہے ہیں تو ہم روڈوں پر قرآن شریف لیکر اپنی پڑھائی شروع کریں گے۔ہم دیکھتے ہیں کہ ہمیں پھر کون روکتا ہے۔جناب اسپیکر! اس طرح کی چیزوں سے یہ ایک اسلامی ملک ہے ہم کہتے ہیں کہ جی ہم نے یہ ملک اسلام کے نام پر حاصل کیا ہے اور آج اس ملک میں مدارس کو بند کرکے اور نیا قانون یہاں لاگو کیا جارہا ہے ہم کہتے ہیں جناب اسپیکر! 26ویں ترامیم کو ہم نے بھی پاس کیا تھا، ہم بھی ساتھ تھے۔اُس میں یہ شرائط وہاں پر دیئے گئے تھے جناب اسپیکر! کہ مدارس کو سوسائٹی کے تحت رجسٹرڈ کیا جائے پھر بھی اگر کسی کو اعتراض ہے کوئی سوسائٹی کے تحت اپنے مدارس کو رجسٹرڈ نہیں کرنا چاہتے ہیں تو محکمہ تعلیم میں کرلیں۔محکمہ تعلیم میں نہیں کرنا چاہتے ہیں کسی اور اس میں جانا چاہتے ہیں، ہم نے تو کسی کو نہیں روکا ہے۔لیکن ہم کہتے ہیں کہ جی ہمارے مدارس کو سوسائٹی کے تحت رجسٹرڈ جو پہلے چل رہے ہیں، ہم اسی کے تحت ان کو رجسٹرڈ کرنا چاہتے ہیں۔ہم نے تو رجسٹریشن سے کبھی انکار تو نہیں کیا ہے۔لیکن جس طرح انہوں نے ڈنڈا اُٹھایا ہے، آپ کے ڈپٹی کمشنرز نے جس طرح بدتمیزی سے ہمارے علمائے کرام کو مسجدوں سے نکال کے، ہمارے چھوٹے چھوٹے طلباء کو مسجدوں سے نکال کر روڈ پر بٹھا دیا ہے، اور مدرسوں کو تالا لگا دیا ہے۔یہ کہاں کا انصاف ہے جناب اسپیکر! ہم اس پر احتجاج کریں گے ہم کبھی بھی اپنے مدارس کو بند ہونے نہیں دیں گے۔یہ کسی کی بھول ہے ہم مولانا فضل الرحمٰن کے سپاہی ہیں۔ہم اپنے مدارس کو انشاء اللہ کسی بھی صورت بند نہیں ہونے دیں گے (ڈیسک بجائے گئے) جس پر ہماری جان چلی جاتی ہے ہم اپنے لئے فخر سمجھیں گے ہم شہید ہوجائیں گے اور ہمیں چاہئے بھی یہی کہ ہم شہید ہوجائیں اپنے اسلام کے نام پر۔جناب اسپیکر! اس طرح کی بے رحمی کہ مساجد اور مدارس کے ساتھ ساتھ مسجد کو بھی تالا لگا دیا ہے۔تو اس میں ہم کیا کریں کہ جی مسجد کو تالا لگا دیا ہے مسجد میں نماز پڑھنے نہیں جائیں۔

جناب اسپیکر: یہ تو رجسٹریشن کی بات ہورہی تھی۔

جناب قائد حزب اختلاف: رجسٹریشن کی بات ہورہی تھی جناب اسپیکر۔جناب اسپیکر! 26ویں آئینی ترامیم میں یہ

طے ہوا تھا اور یہ بل قومی اسمبلی اور سینٹ سے بھی پاس ہوگیا ہے۔اور اس کا یہ تھا کہ یہاں اسمبلی سے بھی پاس ہوگا اور یہ ایک قانون بن جائے گا لیکن بجائے اس کو پاس کرنے کے انہوں نے ہم پر حملے شروع کردیے ہیں اس طرح کے حملے کے تابڑتوڑ کہ جیسے بھارتی فوج نے یا کسی باہر کی کسی فوج نے ہم پر حملہ کردیا ہے۔فوراً ان مدارس کو بند کیا جائے اور گھنٹوں کے اندر اندر ڈپٹی کمشنر نے ڈنڈا اٹھایا جیسے کسی نے ہم پر حملہ کردیا ہے۔اگر مدارس بند نہیں ہونگے تو پتہ نہیں ملک کا کیا ہوگا۔ہم اس ملک کے ذمہ دار ہیں ہم اس ملک کے باسی ہیں ہم اس ملک کے قانون کا احترام کرتے ہیں یہ ملک ہمارا ہے یہ کسی اور کا نہیں ہے۔اگر کوئی ہمیں قانون سکھاتا ہے تو یہ ملک ہمارا ہے سب سے پہلے میں اپنے آپ کو پاکستانی سمجھتا ہوں اور یہ ملک ہمارا ہے اور ہمارا رہے گا۔اور اس ملک پر کوئی آنچ نہیں آئے گا۔جناب اسپیکر! اس کے ساتھ ساتھ ہمارے جیسے ہم نے دعا پڑھائی ہمارے ایک شیخ۔۔۔

جناب اسپیکر: یونس صاحب! ایک منٹ۔سیکرٹری صاحب! ACS Home کو طلب کریں۔

جناب قائد حزب اختلاف: ہمارے شیخ الحدیث مولانا محمد ادریس صاحب جو KPK چارسدہ سے ان کا تعلق ہے انہوں نے اپنے خطاب میں کچھ دن پہلے جناب اسپیکر! ذرا غور سے، انہوں نے اپنے خطاب میں کہا تھا کہ جی ایران اور امریکہ کے درمیان ہمارے سپہ سالار اور ہماری گورنمنٹ نے جو پل کا کردار ادا کیا ہے ہم اس کو appreciate کرتے ہیں تو اس کے بعد اس کو دھمکی دینا شروع ہوگئے۔اُس نے گورنمنٹ سے کہا کہ جی مجھے دھمکی دی جارہی ہے کہ جی مَیں نے ملک کی حمایت میں بات کی ہے اس کو دھمکیاں مل رہی تھیں۔لیکن کس نے اس کو سیکورٹی نہیں دی کل ان کو شہید کیا۔جناب اسپیکر! ہم ملک کی حمایت میں بات کریں گے ہم مجرم ہیں، اللہ نہ کرے ملک کے خلاف تو ہم نے بات نہیں کی ہے اس میں بھی ہمیں شہید کیا جارہا ہے اور یہاں سے بھی ہمیں کہتے ہیں کہ جی خالی کردو مدارس کیونکہ یہ غدار ہیں۔جناب اسپیکر! اس طرح کی چیزوں سے ہم کبھی مرغوب نہیں ہوں گے اور اگر ہمیں اِن چیزوں سے ہٹایا جارہا ہے کہ ہم مدارس بند کردیں گے ہم مدارس seal کردیں گے سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔اِنہی مدارس کے نام پر یہ ملک بنا ہے اور اِنہی مدارس کے نام پر یہ ملک چلے گا اِنشاءاللہ۔2600 ہمارے مدارس ہیں بلوچستان کے، ان میں سے 2200 اِسی law کے تحت رجسٹرڈ ہیں۔باقی 400 رہ گئے اُن سے بھی ہم کہہ رہے ہیں کہ رجسٹرڈ کریں گے۔ہم یہ نہیں کہہ رہے کہ ہم رجسٹرڈ نہیں کررہے ہیں ہم اُن کو رجسٹرڈ کرلیں گے آپ نے وہ اُنہی کا جو 400 ہے اُن کا بتادیں کہ اِن کو رجسٹرڈ کردیں آپ نے جو رجسٹرڈ ہیں اُن کو بھی بند کردیا ہے ہم تو کہہ رہے ہیں کہ رجسٹرڈ کردیں ہم نے کبھی نہیں کہا کہ رجسٹرڈ نہ کریں۔

جناب اسپیکر: نہیں جب آپ ready ہیں کہ اُن کو بیشک رجسٹرڈ کیا جائے تو اُن کو بند کیوں کررہے ہیں۔

جناب قائد حزب اختلاف: یہی تو گورنمنٹ سے پوچھ لیں جناب اسپیکر! کہ کیوں اِن کو کس قانون کے تحت بند کیا جارہا ہے اِن کو۔

جناب اسپیکر: ایک منٹ! اگر آپ چاہتے ہیں تو مَیں منسٹر ہوم سے اِس پر۔ hold on, hold on ایک منٹ پلیز آپ تشریف رکھیں۔

جناب قائد حزب اختلاف: جناب اسپیکر! یہ قانون پاس ہوگیا اسمبلی سے 26ویں آئینی ترمیم میں پاس ہوگیا ہے کہ جی مدارس کو آپ رجسٹرڈ کرلیں اور سوسائٹی ایکٹ کے تحت کرلیں پھر اُنھوں نے کہا کہ جی اس میں تعلیم کا بھی ڈال دیں کوئی وزارت تعلیم میں اگر اِس کو رجسٹرڈ کرلیں۔ ہم نے کہا کہ ہمیں کوئی اعتراض نہیں کوئی وزارت تعلیم میں رجسٹرڈ ہونا چاہتا ہے ہوجائے کوئی سوسائٹی ایکٹ کے تحت ہونا چاہتا ہے سوسائٹی ایکٹ پر ہوجائے اور اُس کے بعد دو تین ہمارے اِس میں تھے، ہم نے 26ویں ترمیم میں ساتھ دیا اِس لیے دے دیا کہ ہمارے جو مطالبات ہیں جس میں ہم نے یہ کہا تھا کہ اسلامی نظریاتی کونسل کی جو سفارشات ہونگی اُن کو اہمیت دی جائے۔ 2019ء میں ہم نے کہا تھا کہ سودی نظام کو ختم کیا جائے ہم نے کہا تھا کہ جی مدارس کو رجسٹرڈ کیا جائے اور اُن کو رجسٹریشن کے تحت چلائیں۔ لیکن پھر بھی گورنمنٹ نے ہمارے ساتھ جو رویہ رکھا اور جس طرح طریقہ کار انہوں نے بنایا اور جس طرح ہمارے علماء کرام کی توہین کی اور جس طرح طلباء کو باہر نکالا یہ ہمارے لیے قابل برداشت نہیں ہے جناب اسپیکر! ہم اِس پر احتجاج کریں گے روڈوں پر نکلیں گے جہاں تک ہوسکا ہم اپنی جان دینے کے لیے بھی تیار ہیں ہم اپنے مدارس پر کوئی آنچ آنے نہیں دیں گے۔ جناب اسپیکر! مَیں اِن سے کہہ رہا ہوں کہ ہوش کے ناخن لیں اِس طرح کی حرکتیں نہیں کریں کہ جہاں سے یہ نظام خراب نہ ہوجائے اور اِس نظام کو ٹھیک کرنے میں پھر آپ کو ٹائم لگے گا۔ آپ اپنی دوسری چیزوں پر توجہ دے دیں کیا آپ نے اُن کو ٹھیک کردیا کہ ابھی آگئے آپ مدارس پر ہاتھ ڈال رہے ہیں۔ ہم روڈوں پر نکلیں گے اپنے قران شریف لے کر آجائیں گے ہم یہاں آپ کی اسمبلی کے سامنے بیٹھ کر ہم اپنا درس وتدریس شروع کردیں گے ہم روڈ پر بیٹھ کر اپنا درس و تدریس شروع کردیں گے بھلے لے جائیں مدارس آپ کو مبارک ہوں۔ ہم نہیں چھوڑیں گے روڈ پر تو ہم آجائیں گے وہاں ہم درس وتدریس کریں ہم اپنے طلباء کو بھی لے کر آئیں گے ہم اپنے علماء کو بھی لے کر آئیں گے ہم اپنے اساتذہ کو بھی لے کر آئیں گے۔ جناب اسپیکر! گورنمنٹ سے مَیں دوبارہ کہنا چاہتا ہوں کہ یہ بل پاس کردے اگر نہیں کرتے تو ہماری اور آپ کی اِس پر لڑائی ہوگی اِنشاءاللہ۔

جناب اسپیکر: Thank you Minister Home Please. Hold on , Minister Home Please.

میر ضیاء اللہ لانگو (وزیر محکمہ داخلہ): اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ۔بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ۔ شکریہ جناب اسپیکر صاحب بہت شکریہ آپ کا۔ جناب اسپیکر! مدارس ہمارے علمائے کرام کے اسلام کے قلعے ہیں سب کا ہم احترام کرتے ہیں قدر کرتے ہیں ہم سب مسلمان ہیں اور ہمارے بچے بھی اِنہی مدارس میں پڑھتے ہیں۔ صورتحال اِس طرح ہے کہ اسپیکر صاحب! ہمارے صوبے میں جو دہشتگردی کی ایک لہر آئی ہے اِس میں کچھ ایسی گرفتاریاں ہوئی ہیں کچھ غیر ملکی لوگ آ کر اِدھر ہمارے مدارس میں student بنتے ہیں پھر وہ یہاں دہشتگردی میں ملوث پائے جاتے ہیں۔ تو اِس حوالے سے گورنمنٹ نے جو کیا ہے کہ ہم ایک طریقہ کار بنائیں جس میں ہمارے تمام مدارس بھی رجسٹرڈ ہو جائیں اُس میں جو student جدھر کا باہر سے کوئی آتا ہے وہ بھی رجسٹرڈ ہو وہ بھی یہاں پڑھے اِس سلسلے میں اپوزیشن لیڈر صاحب اور اُن کی جماعت نے ایک پریس کانفرنس کی تھی پھر مَیں خود میرے ساتھ حاجی علی مدد جتک صاحب حاجی برکت صاحب تھے ہم گئے مولانا واسع صاحب اُدھر تھے تو مولانا صاحب سے ہم نے کہا کہ آپ علماء ہماری رہنمائی کریں اگر اِس میں ہماری کوئی وہ ہے ہم میٹنگ رکھ لیتے ہیں گورنمنٹ اور آپ علمائے کرام کا کوئی وفد ہمارے پاس بھیج دیں اگر اِس میں ہم کچھ ایسا کچھ کر رہے ہیں تو خدانخواستہ جو آپ علماء کہتے ہیں کہ مناسب نہیں ہے اُس پر بالکل نظر ثانی کرنی چاہیے گورنمنٹ اسلامی حکومت اسلامی ملک ہے۔ اُس کے بعد کل وزیر اعلیٰ بلوچستان مولانا فضل الرحمٰن صاحب سے بھی ملے ہیں اُن کے سامنے بھی گورنمنٹ کا جو point of view رکھا ہے تو وزیر اعلیٰ اِنشاءاللہ جب پہنچ جائیں گے ہم اپوزیشن لیڈر صاحب سے جماعت سے مل بیٹھ کر یہ جو گورنمنٹ کی طرف سے اِن کی جماعت کو غلط فہمی ہے وہ ہم دور کریں گے ہم مدارس کے ساتھ ہیں مدارس اسلام کے قلعے ہیں علماء کرام ہمارے سر کے تاج ہیں ایسا ہم کوئی قدم نہیں اُٹھائیں گے جس سے خدانخواستہ یہ تاثر ہو کہ ہم ایسا کوئی غلط قدم اُٹھا رہے ہیں۔

جناب اسپیکر: یہ جو آپ غیر ملکیوں کی بات کر رہے ہیں اِس میں تو اگر آپ رجسٹریشن کر لیتے ہیں تو رجسٹریشن میں یہ تو یہی چیزیں ہیں نہ ساری۔

وزیر محکمہ داخلہ: یہی چیزیں ہیں legalize اُس کو legal کرنا تھا کہ ہمیں چیزوں کا پتہ چل جائے کہ کون کیا کر رہا ہے کون کدھر پڑھ رہا ہے کتنے مدارس ہیں۔ یہ رجسٹریشن جس طرح ایک طریقہ کار ہوتا ہے آپ کے اسکولوں کا اِسی طرح ہی ہوگا۔

جناب اسپیکر: پھر اِس میں تو issue solve ہو جانا چاہیے۔

وزیر محکمہ داخلہ: حل ہونا چاہیے۔ بالکل ہونا چاہیے۔

جناب اسپیکر: تو پھر بند کیوں ہو رہے ہیں بند کر رہے ہیں مسجد کو بند کرنا یا مدرسے کو بند کرنا۔

وزیر محکمہ داخلہ: اُس کا میرے نوٹس میں نہیں ہے مسجد کو جس نے بھی بند کیا اُس نے بہت غلط کیا ہے مسجد کو کوئی بھی بند نہیں کرسکتا۔تو اِسی لیے مَیں نے اِن سے کہا تھا کہ آپ آجائیں اپنی کمیٹی بنائیں ہمارے ساتھ بیٹھ جائیں تاکہ علماء بھی اُس کمیٹی میں ہوں وکلاء بھی ہوں اگر ہم سے ایسی کوئی بات ہے ہماری رہنمائی کریں۔تو وزیراعلیٰ صاحب آج آرہے ہیں اِنشاءاللہ ہم اُن کے ساتھ بیٹھیں گے تو اِنشاءاللہ مل بیٹھی کر اِس مسئلے کو حل کریں گے۔

جناب اسپیکر: جی جی۔

جناب اصغر علی ترین: جناب اسپیکر صاحب! میں تھوڑا سا آپ کے علم میں اضافہ کروں اور ہمارے معزز ساتھی بیٹھے ہیں request ہے کہ میری بات ذرا غور سے سُن لیں۔ جناب اسپیکر صاحب! ویں آئینی ترمیم میں آپ کو معلوم ہے کہ قائد جمعیت قائد ملت اسلامیہ حضرت مولانا فضل الرحمٰن کا گھر ملاقاتیوں کا ڈھیر تھا ایک وفد آرہا ہے ایک جارہا ہے اُس میں تمام سیاسی پارٹیوں کے اپنے اپنے خدشات تھے۔ جمعیت علماء اسلام نے اپنے جو نکات رکھے ہیں اُس میں سب سے پہلے یہ تھا کہ جو مدارس unregistered ہیں ایک تو 1860 رجسٹرڈ مدارس ہیں وہ ٹھیک ہے ۔ یہ جو unregistered مدارس ہیں اِن کو سوسائٹی ایکٹ کے تحت رجسٹرڈ کیا جائے جب کہ اُن کا stance یہ تھا کہ نہیں یہ charity Act کے تحت ہوں ۔ ہم نے کہا نہیں سوسائٹی ایکٹ کے تحت ہوں۔ دوسرا ہمارا یہ تھا کہ 2028ء تک سودی نظام کا خاتمہ ہو اِس ملک میں سود ختم ہو تیسرا اسلامی نظریاتی کونسل کی جو سفارشات ہیں اُن پر من و عن عمل کیا جائے اِس طرح کی چار چھ تجاویز تھیں جو حکومت کے سامنے رکھی گئیں ۔ اِن شرائط پر جمعیت علماء اسلام آپ کو ووٹ دیگی 26ویں آئینی ترمیم میں نکات آپ کو ماننا پڑیں گے۔جس میں مسلم لیگ (ن) کے پرائم منسٹر میاں شہباز شریف صاحب اور صدر پاکستان جناب آصف علی زرداری نے commit کیا کہ جی یہ ہمیں منظور ہے۔ یہ جو آج رجسٹریشن کی بات کررہے ہیں ہمارے ضیاء لانگو صاحب کی انفارمیشن میں شاید ہو یا نہ ہو یہ وہاں table کیا گیا قومی اسمبلی سے پاس ہوا سینٹ سے پاس ہوا پھر صدر پاکستان نے sign روکے ہیں۔ اُنھوں نے کہا تھا کہ جی کچھ دوست ایسے ہیں علماء جو کہتے ہیں کہ ہم سوسائٹی ایکٹ کے تحت رجسٹرڈ نہیں کرنا چاہتے ہیں ہم تعلیم کے ماتحت اپنے آپ کو رجسٹرڈ کرنا چاہتے ہیں تب بھی ہماری پارٹی نے مان لیا کہ یہ آپ چھوڑ دیں مدارس پر جو جہاں رجسٹرڈ ہونا چاہتا ہے ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے تب صدر پاکستان نے وہاں sign کیا اور اِس بات کی بھی ہمیں اُمید دی ہے ہم سے وعدہ کیا کہ یہ بل صوبوں میں پاس بھی ہم کروائیں گے، ظاہر ہے ابھی مرکز میں تو پاس ہو گیا جب مرکز میں پاس ہو گیا بچ ختم ہو گیا ہے معاملہ ختم ہو گیا ہے اُس کے بعد ہماری پارٹی نے بار بار مرکزی جماعت سے یا مرکزی گورنمنٹ سے کہا کہ مدارس کا جو مسئلہ ہے صوبوں سے حل کروائیں تاکہ یہ unregistered مدرسے رجسٹرڈ ہوجائیں اُس کے بعد حکومت کو پتہ نہیں کدھر سے کوئی

مہک آ گئی ہے order مل گیا ہے۔جی unregistered مدرسے seal کر و یہ رجسٹرڈ کیوں نہیں ہیں۔بھئی جمعیت علماء اسلام کا یہ مدعا ہے کہ رجسٹرڈ کر و کیوں نہیں کرتے ہو آپ یہ بات کررہے ہیں۔آپ کو پتہ ہے سر! جب اُوپر سے سفارش آ جاتی ہے تو نیچے والے پھر رہے تھے اُنہوں نے مدرسوں کو بھی seal کیا، چند مدرسوں کو۔مدرسوں کے ساتھ چند مساجد کو بھی seal کیا۔آپ کو پتہ ہے سر! آپ چمن کے رہنے والے ہیں صبح کی نماز کے بعد لڑکے جاتے ہیں وہاں گھنٹہ دو پڑھتے ہیں تلاوت کرتے ہیں اُنہوں نے سمجھا کہ یہ مدرسہ ہے اُنہوں نے seal کر دیا تو ہمیں اطلاع ملی کہ مدرسے seal ہوئے ہیں ہم نے حکومت سے بات کی کہ خدارا یہ آپ کیا کرنے جارہے ہیں۔بجائے یہ کہ اگر آپ یہاں کہتے ہیں کہ مدارس میں باہر کے غیر لوگ آباد ہیں افغانستان کے لوگ آتے ہیں اگر آپ کو کسی مدرسے سے مسئلہ ہے ہم سے رجوع کریں ہم own کرتے ہیں مدرسے کو، ہم اُن کی نمائندگی کررہے ہیں ہم ذمہ دار ہیں ہم جائیں گے آپ کے ساتھ آپ نشاندہی کریں کہ غیر قانونی کام ہورہا ہے ہم اُس کو روکیں گے اُن کو سزا بھی دیں گے آپ ہی دیں۔یہ چیز تو ہمارے دیکھنے میں آئی ہے کہ آپ کی یونیورسٹی میں آپ کے اسکولوں میں آپ کی ایجوکیشن میں کالعدم تنظیم سے تعلق رکھنے والے کتنے نوجوان کتنے بچے اور بچیاں گرفتار ہوئی ہیں آپ نے ایک یونیورسٹی بند کی؟ آپ نے ایک اسکول بند کیا؟ آپ نے ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کو بند کیا؟ یہ اختیار آپ کو کس نے دیا ہے کہ آپ مدارس کو تالہ لگائیں۔اور آپ بغیر پوچھے جب اتنی بڑی سیاسی پارٹیز موجود ہیں بلوچستان میں جو ہر بات پر آپ کے ساتھ تعاون بھی کرتی ہیں آپ کے ساتھ شانہ بشانہ کھڑی ہوئی ہیں ہم ہر چیز میں تعاون کرتے ہیں لیکن یہ تو ہماری red line ہے مدارس اِس کو کیسے پھر آپ cross کررہے ہیں۔کیا آپ پھر سنبھال سکتے ہیں اس کو آپ پھر روک سکتے ہیں اِس کو ہم تو dialogue والے لوگ ہیں بھئی ہم تو table talk والے لوگ ہیں ہم سے بات کریں پرائم منسٹر نے وعدہ کیا پریذیڈنٹ صاحب نے وعدہ کیا آپ ہماری آواز بنیں آپ ہمارے ساتھ چلیں اُن سے کہیں کہ یہ جو وعدہ کیا آپ نے 26 ویں آئینی ترمیم میں اِس کو پورا کریں جب مرکز میں پاس ہو گیا تو صوبوں سے کیا مسئلہ ہے؟ کیا مدرسوں میں صرف ہمارے بچے پڑھتے ہیں؟ کیا آپ کے بچے نہیں پڑھتے؟ کیا مساجد میں آپ نماز نہیں پڑھتے؟ کیا مدارس میں آپ کے بچے نہیں پڑھتے؟ کیا درس و تدریس حاصل نہیں کرتے؟ اور جناب اسپیکر صاحب! پریشانی اِس بات کی ہے کہ کچھ ڈپٹی کمشنرز صاحبان نے اُن علماء کی تذلیل کی ہے۔

جناب اسپیکر: اصغر ترین صاحب، اصغر ترین صاحب! میں آپ کو interrupt کررہا ہوں منسٹر ہوم صاحب! آپ کے پاس یہ اِنفارمیشن نہیں ہے کہ ان کو یہ رجسٹریشن پر راضی ہیں لیکن رجسٹریشن سے پہلے اُن کی مساجد اور مدارس کو بند کیا جارہا ہے۔اگر کسی اور منسٹر کو گورنمنٹ میں سے اِس کے بارے میں علم ہے کہ یہ کس قانون کے تحت کس رولز کے تحت

یہ کارروائی ہو رہی ہے تو وہ بتا دیں۔نہیں ہے تو آپ kindly اگر آپ کسی سے پوچھنا چاہتے ہیں دو پانچ دس منٹ کے لیے آپ باہر چلے جائیں تھوڑی معلومات کرلیں پھر آکے ہمیں بتادیں کہ یہ ہو کیا رہا ہے۔جب وہ خود راضی ہیں اِسی کے لیے کہ ہمیں رجسٹر کرو ہمیں رجسٹر کرو رجسٹریشن نہیں ہو رہے ہیں۔

جناب اصغر علی ترین: سر! میں complete کروں؟

وزیر محکمہ داخلہ: یہی پر رجسٹر آپ کی بات بالکل صحیح رجسٹریشن کے عمل میں اِن کو، دونوں پارٹیوں کو تعاون کرنا چاہیے باقی جن مساجد اور مدارس کی یہ بات کر رہے ہیں کہ جن کو بند کیا گیا ہے یا چاپا لگا ہوا اُنکا نام دے دیں میں ابھی پتہ کرتا ہوں کہ کیوں ہوا ہے۔

جناب اصغر علی ترین: سر! دیکھیں گزارش ہے سر! آپ with your permission

جناب اسپیکر: جی.

جناب اصغر علی ترین: سر! یہ ایک دن کا issue نہیں ہے ہر ماہ ہر سال کا یہ issue ہے۔جب بھی کوئی کمیٹی بیٹھتی ہم امن و امان کے حوالے سے officers کی کارگردگی نہیں ہوتی ہے بس اپنا ملبہ مدارس پر ڈالو، اپنا ملبہ علماء کرام پر ڈالو، بھئی آپ کی credibility کدھر ہے؟ آپ کیا کر رہے ہیں؟ امن و امان کیوں نہیں بحال کر رہے ہیں؟ یہ آپ کی responsibility ہے نہیں تو کرسی چھوڑ دیں پھر آپ۔لیکن میں اگر فیل ہوتا ہوں میرا failure ہے میں boss ہوں ایک ڈیپارٹمنٹ کا اور میں فیل ہوتا ہوں میں کہوں جی یہ سارا کیپٹن خالق صاحب نے کیا ہے.جی اُنہوں نے کیا بھئی میرے پاس اختیار ہے میں گورنمنٹ میں ہوں یہ میرا اختیار ہے جناب اسپیکر صاحب! ہمیں حکومت سے یہ پرزور مطالبہ اِس پوائنٹ کو مدارس کا serious لیا جائے، اگر یہ serious نہیں لیں گے میں آپ کو بتادوں پھر ہم روڈوں پر آئیں گے ہم پہلے یہ فیصلہ کر چکے ہیں کل ہمارا پورے بلوچستان کے اضلاع میں ہماری ایک ریلی ہوگی احتجاجی ریلی ہوگی 10 تاریخ کو ہم نے call دی ہے کہ ہم کوئٹہ کی طرف move کریں گے مدارس طلباء کے ساتھ قرآن شریف کے ساتھ اور اپنی جائے نماز کے ساتھ پھر آپ مدارس بند کریں پھر ہم درس تدریس یہاں شروع کریں گے پھر نہیں کہنا کہ آپ لوگوں نے راستہ بند کیا۔جناب اسپیکر صاحب! یہ on record کہہ رہا ہوں پھر وزیر داخلہ نہیں کہ یہ ہمارے ساتھ جمعیت علماء زیادتی کر رہی ہے ہماری بات نہیں مان رہی ہم آج بھی کہہ رہے ہیں کہ ہم بیٹھنے کو تیار ہیں ہمارے ساتھ بیٹھے ہیں ہمارا مسئلہ حل کریں۔آپ کے پریذیڈنٹ صاحب اور پرائم منسٹر صاحب نے وعدہ کیا ہے 26 ویں آئینی ترمیم نکالیں اُس میں ذکر ہوا ہے بچ کہاں ہے پریشانی کہاں ہے؟ ہمیں تو سمجھاؤ یار آپ کہتے ہیں میں مخالف نہیں ہوں یہ ہمارے مدرسے ہیں یہ ہماری مسجدیں ہیں تو بھئی پھر پریشانی کیا ہے بچ کہاں ہے؟ آپ بتائیں ہمیں لیکن یہ میں آپ

کو بتادوں کہ ہم مدرسے کے حوالے سے۔۔۔

جناب اسپیکر: یہ provincial government تو، اصغرترین صاحب!

جناب اصغرعلی ترین: ہم مدرسے کے حوالے سے کسی کے ساتھ بھی compromise کرنے کو تیار نہیں ہیں۔

جناب اسپیکر: اصغرترین صاحب! provincial government تو آپ کے ساتھ تعاون کرنے کے لیے تیار ہے وہ آپ نے سامنے کہا ہے کہ اگر کسی مدارس کو بند کیا۔۔۔

جناب اصغرعلی ترین: سر! اسمبلی فلور پر بتائیں کس قسم کا تعاون کریں گے؟

جناب اسپیکر: جی۔ Minister Home please

جناب اصغرعلی ترین: اسمبلی فلور پر بتائیں۔

جناب اسپیکر: ok

وزیر محکمہ داخلہ: جو یہ کہہ رہے ہیں معزز ممبر کے ہمارے ساتھ آئیں بیٹھیں اُس دن ہم گئے اِسی لیے تھے اِنکے پاس کہ آکے بیٹھتے ہیں آپ لوگ کا احتجاج یہ چیزیں جمہوری حق ہے ہر کسی کی۔

جناب اصغرعلی ترین: ہم نے کہا ہے سر!

وزیر محکمہ داخلہ: یہ آپ کا حق ہے آپ علماء کو لائیں بٹھائیں لیکن نہیں یہ بالکل ہمیں جواب بھی کیا کہ ہم آپ کے ساتھ بیٹھتے ہی نہیں ہیں احتجاج پر جاتے ہیں۔

جناب اصغرعلی ترین: ٹھیک ہے یہ اسمبلی فلور پر کہیں۔

جناب اسپیکر: یونس عزیز زہری صاحب۔

وزیر محکمہ داخلہ: یونس عزیز زہری صاحب! اِس پر آجائیں۔

جناب اسپیکر: آپ kindly بتادیجیے گا۔ ایک منٹ علی محمد جتک صاحب! آپ بتادیجیے گا کہ آپ گورنمنٹ کے ساتھ اِس مسئلے پر کب بیٹھنے کے لیے تیار ہیں؟

جناب قائد حزب اختلاف: جناب اسپیکر! آپ ذرا غور سے ہماری باتیں سن لیں۔ میرے لیے ضیاء جان قابل احترام ہیں میرے بھائی ہیں۔ ہم یہ کہتے ہیں کہ جی آپ نے ہمارے ساتھ agreement کیا ہے جس میں، جس پر بلاول بھٹو صاحب، نواز شریف صاحب اور دوسری جماعتوں کے لوگ جو اِس میں ہمارے ساتھ بیٹھے ہوئے اُنہوں نے یہ وعدہ کیا تب ہم نے 26 ویں ترمیم میں آپ کا ساتھ دے دیا اُس کے تحت آپ کے زرداری صاحب کو استثنٰی حاصل ہے تاحیات ہم نے کہا جی بسم اللہ اُس کی اُسی بل کے تحت آپ کے آرمی چیف کو تاحیات کردیا ہے ہم نے تو

کچھ نہیں کہا؟ اُسی بل کے تحت جب ہماری باری آجاتی ہے تو پھر آپ لوگ اِس کو کیوں نہیں پاس نہیں کرتے ؟ لے کے آجائیں اِس کو اِسی اسمبلی میں پاس کردیں۔آپ نے وعدہ کیا ہے اپنے اُس پر آپ عملدرامد کروارہے ہو اور ہمارا جب بل ہے ہم کہتے ہیں بل کو کل لے کے آجاؤ پاس کردو، ہمارا تو آپ کا کوئی جھگڑا ہی نہیں ہے۔

جناب اسپیکر: باقی صوبوں میں اِس طرح ہو رہا ہے؟

جناب قائد حزب اختلاف: اِنہوں نے سب سے پہلے بلوچستان کو اِنہوں نے سب سے پہلے بلوچستان کو وہ سمجھ کے یہاں سے شروع کیا۔کسی صوبے میں کوئی مدرسہ بند نہیں ہوا ہے کسی صوبے میں آج تک اِس پر کوئی بات نہیں ہوئی اور سب سے پہلے بلوچستان کو زیادہ وہ ہوگیا ہے کہ جی بلوچستان میں اِس چیز کو کریں۔

جناب اسپیکر: ok۔

جناب قائد حزب اختلاف: غیر ملکیوں کی بات کرتے ہیں مَیں اُن کے ساتھ ہوں چلیں جس مدارس میں غیر ملکی ہے جن مدارس میں دہشت گرد ہیں سب سے پہلے میں سامنے جاؤں گا اُن کو اُٹھا کے لے جائیں۔اصغر صاحب نے تو ٹھیک کہا کہ دہشت گرد آپ کی یونیورسٹی، ہاسٹل اور آپ کے کالجز سے گرفتار ہوگئے اُن کو آپ نے بند کردیا؟ تو پھر اُن کو بھی بند کردیں ناں۔اگر اِس طرح کا آپ کا وہ ہے ورنہ مساجد دہشت گردوں کا گڑھ نہیں مساجد اِس ملک کی ترقی میں اِنہوں نے اپنا کردار ادا کیا ہے۔

جناب اسپیکر: اور رجسٹریشن کا یہ مطلب ہے کہ جس میں ۔۔۔

جناب قائد حزب اختلاف: جناب اسپیکر! ہم تو رجسٹرڈ کرنے کے لیے تیار ہیں۔

جناب اسپیکر: بالکل بالکل آپ کی بات سوفیصد۔

جناب قائد حزب اختلاف: ہم تیار ہیں تیار ہیں وہ بل لے کے آجائیں یہاں پاس کرکے ہمیں رجسٹرڈ کردیں۔

وزیر محکمہ داخلہ: ہمیں بھی صرف رجسٹرڈ کرنا ہے کوئی اور وجہ خُدانخواستہ نہیں۔

جناب قائد حزب اختلاف: ہمیں ایک ہفتہ دس دن دے دیں بل پاس کرکے یا کل بل لے کر آجائیں پرسوں بل لے کے آجائیں پاس کردیں ہم اُس کے تحت رجسٹرڈ کرنے کے لیے تیار ہیں ہم نے کب کہا کہ نہیں کریں گے؟

جناب اسپیکر: ٹھیک۔جی علی مدد جتک صاحب۔hold on hold onایک منٹ۔جی علی مدد جتک صاحب۔

حاجی علی مدد جتک (صوبائی وزیر): thank youجناب اسپیکر صاحب! میں آپ کی توجہ ایک اہم issue کی طرف دلانا چاہتا ہوں۔جناب اسپیکر! پچھلے اتوار کو، اتوار کا دن چھٹی کا دن۔

جناب اسپیکر: علی مدد صاحب! یہ اِسی issueسے relatedہے؟

حاجی علی مدد جتک (صوبائی وزیر): نہیں میں کسی اور۔

جناب اسپیکر: بس دومنٹ آپ انتظار کریں۔

حاجی علی مدد جتک (صوبائی وزیر): اچھا دوسرا اسی پر؟

جناب اسپیکر: نہیں نہیں۔

حاجی علی مدد جتک (صوبائی وزیر): اِسی پر۔آج سی ایم صاحب اور ہم لوگوں نے مولانا صاحب سے ٹائم لیا ہے 6 بجے ہم اُن کے گھر جا رہے ہیں میرے خیال ہمارے معزز ممبران بھی جمعیت کے وہاں موجود ہوں گے ہم اُن کے ساتھ بیٹھنے لیے تیار ہیں ہوم منسٹر ہوگا۔

جناب اسپیکر: ٹھیک۔

حاجی علی مدد جتک (صوبائی وزیر): ہم سب 6 بجے وہاں جارہے ہیں۔

جناب اسپیکر: اچھی بات ہے good, good۔صادق عمرانی صاحب آپ اپنی پارٹی کی طرف۔۔۔(مداخلت) Hold on hold on please سر! hold-on آپ کے لیڈر بولیں باقی بولیں پوائنٹ آ گیا ہے آپ کا مہربانی کر کے۔صادق عمرانی صاحب! سر! discussion بعد میں کریں گے پہلے۔جی صادق عمرانی صاحب۔جی please۔

میر محمد صادق عمرانی (وزیر محکمہ آبپاشی): بسم اللہ الرَّحمٰن الرَّحیم۔جناب اسپیکر! ماشاءاللہ بلوچستان اسمبلی میں جتنے بھی دوست بیٹھے ہیں اراکین اسمبلی سب مسلمان ہیں۔

جناب اسپیکر: الحمدُ للہ۔

وزیر محکمہ آبپاشی: اور۔۔(مداخلت) جی؟ وہ بھی ہیں ساتھ ہیں۔

جناب اسپیکر: عملی طور پر وہ بھی مسلمان ہیں۔

وزیر محکمہ آبپاشی: عزت احترام رکھتے ہیں اور ماشاء اللہ مسلمان ہیں۔پہلی بات یہ ہے کہ حکومت بلوچستان چیف منسٹر صاحب کی پوری کوشش ہے کہ بلوچستان میں امن ترقی اور خوشحالی ہو اور دہشت گردی کا خاتمہ ہو۔مولانا فضل الرحمٰن صاحب سب کے لیے ہماری پارٹی کے لیے بھی قابل احترام ہیں، مولانا واسع صاحب بھی قابل احترام ہیں، یونس عزیز اور جمعیت سے تعلق رکھنے والے اراکین بھی ہمارے مہربان دوست ہیں ہم اُن کی بھی عزت کرتے ہیں یہ issue صرف ایک جماعت کی نہیں ہے ہم سب کی ہے کہ ہم دین اسلام کی خدمت کریں اور اِن مدرسوں میں یہ کوئی فرق نہیں پڑتا کہ یہ پتہ کیا جائے آیا کہ یہاں 200 طالب علم پڑھتے ہیں واقعی میرے علاقے کے اور بحیثیت وہ مسلمان

ہیں یا کوئی اور لوگ آئے ہیں، میرے خیال میں اِس میں کوئی چیز نہیں ہے آج چیف منسٹر صاحب نے دوستوں کو ہدایت کی ہے، مولانا واسع صاحب سب کیلئے قابل احترام ہیں اُنکے گھر پر جا رہے ہیں اُن سے بیٹھ کے اِن issues کو باعزت طور پر حل کرنے کی کوشش کریں گے اور کل چیف منسٹر صاحب! مولانا فضل الرحمٰن کے گھر پر گئے اپنے وفد کے ساتھ اُنکو اپنے خدشات ظاہر کیے ان کو بتایا اور اُن سے رہنمائی لی۔ ہم تو اپنے علماء کرام سے رہنمائی لیتے ہیں اور یہ issue ہم سب کا ہے اِس کو اتنا issue نہ بنایا جائے جس سے بیرونی قوتوں کو مزید موقع ملے۔

جناب اسپیکر: ٹھیک۔

وزیر محکمہ آبپاشی: مَیں اپوزیشن کے دوستوں سے عزت و احترام کے ساتھ یہ عرض کرتا ہوں کہ آج مولانا واسع صاحب کے ساتھ میٹنگ ہے آپ لوگ بھی آجائیں اور یہاں حکومتی وفد بھی چیف منسٹر صاحب کے ساتھ ہوگا۔ مل جل کر اس مسئلے کو حل کریں گے۔ اس میں کوئی عداوت ضد کی بات نہیں ہے اس کا حل نکالیں گے انشاءاللہ۔

جناب اسپیکر: بالکل بہترین طریقہ ہے۔ ٹھیک ہوگیا۔ thank you۔ ایک منٹ please hold on ایک منٹ ٹھہر جائیں تقریباً۔ میرے خیال میں جے یو آئی کی طرف سے اس پر جو موقف تھا وہ واضح طور پر آچکا ہے مزید اس کو repeat کرنا یا اُس کو بار بار دہرانا مناسب نہیں ہے مختصراً۔ آپ رحمت صالح صاحب! دو منٹ تشریف رکھیں۔ دستگیر بادینی صاحب! مختصراً آپ دو منٹ کے لیے تقریباً، اگر آپ اس پر کچھ کہنا چاہتے ہیں کہیں تا کہ ہم اس کو فائنل wind up کریں۔ سر! بولنے دیں بولنے دیں۔ (معزز ممبرز بغیر مائیک کے بولتے رہے) بادینی صاحب میں نے مائیک آپ کو دیا ہے آپ بولیں۔ جی ٹھیک ہے مولوی صاحب one by one سارے بولیں۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: جناب اسپیکر! آپ پارٹی لیڈر کو موقع دیں۔ آپ ایک ایک پارٹی لیڈر کو موقع دیں۔

جناب اسپیکر: آپ میری گزارش سنیں میں نے پارٹی لیڈر کو نہیں دیا ہے۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: اور میں پارٹی لیڈر ہوں آپ مجھے موقع نہیں دے رہے ہیں۔

جناب اسپیکر: میں نے گورنمنٹ کا موقف لیا ہے اُس میں۔ مولانا صاحب! اگر آپ بولنا چاہتے ہیں تو آپ کو۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: ایک پارٹی کے تین ممبران کو موقع دے رہے ہیں اور ایک پارٹی کے ایک ممبر کو بھی موقع نہیں دے رہے ہیں۔

جناب اسپیکر: یہ issue اِنہوں نے raise کیا ہے یہ اُن کا حق بنتا ہے کہ وہ اس پر بولیں۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: ہمارے جماعت اسلامی کے بھی مدارس ہیں۔ کیا جماعت اسلامی کے مدارس نہیں ہیں؟

جناب اسپیکر: ہونگے جماعت اسلامی کے مدارس۔ آپ تشریف رکھیں آپ کو موقع دیتے ہیں۔ آپ تشریف رکھیں

میں اُن سے بات کر رہا ہوں پھر آپ کو موقع دوں گا۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: آگر آپ کہتے ہیں کہ بات نہ کریں تو بات نہیں کروں گا۔ پارلیمانی لیڈرز کو موقع دیں۔

جناب اسپیکر: میں ہاؤس آپ کی مرضی پر نہیں چلا سکتا ہوں۔ ہاؤس کو میں طریقہ کار سے جس کا issue ہے آپ کو سمجھ آنی چاہیے۔ مولوی صاحب! میرے خیال میں آپ پھر اُسی روش پر ہیں جو میں آپ سے کہہ رہا ہوں کہ آپ discipline کا خیال رکھیں۔ میں آپ سے دوبارہ کہہ رہا ہوں کہ آپ discipline کا خیال رکھیں۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: آپ پارٹی لیڈرز کو بولنے کا موقع دیں۔

جناب اسپیکر: نہیں بولنے دیں گے آپ کو۔ نہیں آپ سیشن کو چلنے دیں۔ آپ سیشن کو نہیں چلنے دے رہے ہیں اس کا مطلب ہے۔ بولنے دیں اُن کو آپ بولنے نہیں دیں گے issue کو ہم نہیں نکالیں۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: آپ پارلیمانی لیڈرز کو پہلے موقع دیں۔

جناب اسپیکر: سر! یہ کوئی پابندی نہیں ہے کہ پارلیمانی لیڈرز کو میں دوں۔ یہ آپ کی خواہش ہو سکتی ہے میرے اُوپر کوئی binding نہیں ہے کہ میں پارلیمانی لیڈرز کو بولوں جس کا issue ہے وہی بولے گا دستگیر بادینی صاحب! ایک منٹ میری گزارش سنیں۔

حاجی علی مدد جتک (صوبائی وزیر): جناب اسپیکر! مولانا صاحب نے کہا کہ یہ مدرسے جمعیت علماء اسلام اور ہمارے ہیں تو کیا ہم مسلمان نہیں ہیں یہ ہمارے نہیں ہیں۔ میں حیران ہوں یہ مدرسے آپکے ہمارے بلکہ ہم سب کے ہیں۔

جناب اسپیکر: جی ہم سب کے مدرسے ہیں۔ مولانا صاحب جب تک problem creat نہ کریں اُن کی روٹی ہضم نہیں ہوتی۔ جی بولیں دستگیر میں نے آپ کو مائیک دیا ہے پلیز آپ بولیں۔

حاجی غلام دستگیر بادینی: جناب اسپیکر! جیسے ہمارے ہوم منسٹر نے کہا کہ جو مساجد مدارس میرے ساتھ share کریں کہ کہاں سیل کیے گئے ہیں۔ سب سے پہلے میں اپنے ڈسٹرکٹ کا اِن کو بتاتا ہوں کہ مدارس کے ساتھ مساجد بھی سیل کی گئی ہیں۔ جناب اسپیکر صاحب! ویسے ہی قانونی لحاظ سے جیسے ہم چلتے ہیں قانون کے حوالے سے تو میری گزارش یہ ہے کہ اگر کہیں آپ نے مدارس مساجد کو رجسٹریشن کے حوالے سے میں زیادہ deep میں نہیں جاؤں گا اپوزیشن لیڈر، اصغر صاحب سب نے detail میں بات کی۔ بات یہ ہے کہ ہمارے ہوم منسٹر صاحب نے کہا کہ نشاندہی کی جائے۔ جناب اسپیکر صاحب! سب سے پہلے تو ایک نوٹس دیا جاتا ہے نوٹس کے تحت یہ ہے کہ جی آپ اتنے دن کے اندر آپ مہربانی کریں مدارس کی رجسٹریشن کروائیں۔ رات کی تاریکی میں جا کے آپ یقین کریں میں اپنے ڈسٹرکٹ کا بتا دیتا ہوں۔

جناب اسپیکر: آپ کے علاقے میں اس طرح ہوا ہے؟

حاجی غلام دستگیر بادینی: جناب اسپیکر صاحب! میرے حلقے میں مساجد اور مدارس کو سیل کیا گیا ہے۔

جناب اسپیکر: اچھا۔

حاجی غلام دستگیر بادینی: تو میری گزارش یہ ہے کہ اگر آپ نے ایک نوٹس دینا ہے نوٹس کے تحت اتنے یوم کے اندر آپ رجسٹریشن کروائیں اُس کے بعد فوری سیل کیا جائے گا کارروائی کی جائے گی ایسا کچھ نہیں ہے۔ باقی جناب اسپیکر! آپ کو پتہ ہے کہ دکانیں چلتی ہیں کیا بکتا ہے کیا چلتا ہے وہاں کوئی نوٹس نہیں ہو رہا سب سے جو نرم راستہ آپ کو نظر آتا ہے وہ مساجد اور مدارس ہیں۔ تو میری گزارش یہ ہے کہ اگر ایسی 26 ویں آئینی ترمیم کا حوالہ دیا گیا اُس میں باقاعدہ طور پر اسمبلی، قومی اسمبلی اور سینٹ سے پاس کیا گیا اُس کے باوجود اگر آپ سیل کریں گے پھر اُس کا نتیجہ یہی ہوگا کہ بچے جو طالب ہیں وہ روڈوں پر بیٹھ کے درس و تدریس اپنی جاری رکھیں گے۔ میری گزارش ہے کہ اس کا wayout نکالیں پھر خدانخواستہ ایسا ہوگا پھر ہم اُنہی مدارس کے طلباء کے ساتھ روڈوں پر ہونگے۔

جناب اسپیکر: صادق عمرانی صاحب نے اچھی تجویز دی ہے کہ سی ایم صاحب شام پانچ بجے کے قریب پہنچیں گے اور 6,7 بجے وہاں انہوں نے میٹنگ کی تجویز دی ہے آپ سب اُس میں حاضر ہونگے۔ تشریف رکھیں آغا صاحب نہیں جی جنگ صاحب۔

جناب قائد حزب اختلاف: جناب اسپیکر! آپ ہمارے دوستوں کو بات کرنے نہیں دے رہے ہیں۔ آپ ہمیں موقع دیں۔

جناب اسپیکر: آپ کی speech کے بعد آپ نے کہا اصغر ترین صاحب کو موقع دیا ہے۔ میرے خیال میں ہر ایک بندہ تو نہیں بولے گا۔ سر! اس طرح کب تک چلے گا۔۔۔ (مداخلت)

(اس موقع پر معزز اپوزیشن ممبرز اسمبلی ہال سے واک آؤٹ کر کے چلے گئے)

حاجی علی مدد جتک (صوبائی وزیر): thank you جناب اسپیکر! آپ نے مجھے موقع دیا اپوزیشن لیڈر کے بعد جب discipline ہوتا ہے تو پھر بھی آپ نے دو تین بندوں کو موقع دیا۔

جناب اسپیکر: بالکل موقع دیا ہے۔

حاجی علی مدد جتک (صوبائی وزیر): ہمارے پارلیمانی لیڈر میر صادق عمرانی ہیں اگر کسی issue پر بات کرتا ہے تو میرا حق نہیں بنتا۔ آج میں ایک اہم issue پر بات کرنا چاہتا ہوں کہ اتوار کے دن۔۔۔ (مداخلت)

میر شعیب نوشیروانی (وزیر محکمہ خزانہ و مائنز اینڈ منرلز ڈویلپمنٹ): جناب اسپیکر! یہ بہت اہم نوعیت کا معاملا جو

اُٹھا ہے آپ سے گزارش ہے کہ ایک دو سینئر دوست جا کے اُن کو منا کر واپس لے لائیں۔

جناب اسپیکر: میں تو ضرور بھجواؤں گا گزارش یہ ہے کہ اُن کا اگر موقف یہ ہے کہ اس مسئلے کا حل نکلنا چاہیے تو حل نکالنے کے لیے صادق عمرانی نے اُن کو باقاعدہ تفصیل بتادی ہے۔اُن کو جواب مل جانا چاہیے کہ ابھی ہمارا issue adress ہوگا اگر میرا مقصد صرف یہ ہے کہ ہر ایک بندہ اس ایک ایک بات پر تقریر کرے اور وہ repeat کرتا رہے تو پھر رات تک بیٹھے رہیں گے اس میں جو موضوع ہے وہ تو نہیں چلے گا۔ پھر تو ایجنڈا ابھی نہیں رہے گا اور باقی کوئی بات بھی نہیں کر سکے گا پھر صرف یہی بولیں گے آپ شعیب منسٹر فنانس،صادق عمرانی صاحب اور ہوم منسٹر kindly آپ تینوں چلے جائیں اپوزیشن والوں کو منا کے لے آئیں۔ جی علی مدد جتک صاحب!

حاجی علی مدد جتک (صوبائی وزیر): thank you جناب اسپیکر! میں ایک اہم issue کی طرف آپ کی توجہ دلانا چاہتا ہوں خصوصاً اس معزز ایوان کی جناب اسپیکر! پچھلے اتوار کو دن بارہ بجے ہیلتھ والے اپنے ٹرک کے ساتھ شیخ زید ہسپتال آئے وہاں جو مشینری پڑی ہوئی ہے۔

جناب اسپیکر: یہ کہاں پر؟

حاجی علی مدد جتک (صوبائی وزیر): یہ شیخ زید ہسپتال سریاب روڈ پر ہے۔

جناب اسپیکر: شیخ زید ہسپتال میں okay۔

حاجی علی مدد جتک (صوبائی وزیر): شیخ زید ہسپتال میں وہاں اُس کو لوڈ کر کے لے جا رہے تھے جب ہمارے لوگ وہاں پہنچے کہ بھائی کیوں؟ بولتے ہیں کہ اس کو سی ایم صاحب نے دی ہے تو ہم نے کہا بھائی سی ایم صاحب نے اس ہسپتال کے لیے دیئے ہیں تو آپ اتوار کے دن چوری کرنے آئے ہیں تو وہاں لوگ اکٹھے ہوئے اِن کو ہم نے نہیں چھوڑا اس طرح پہلے بھی اِن لوگوں نے کوشش کی۔

جناب اسپیکر: مشینری ہسپتال کی ہے؟ اور shift کہاں کر رہے ہیں؟

حاجی علی مدد جتک (صوبائی وزیر): پتہ نہیں کدھر shift کر رہے تھے۔اچھا دوسرا کیچی بیگ میں چھوٹا سا ہسپتال ہے جو ابھی functional ہوا ہے ایک دفعہ یہ لوگ آئے اِن کے bed اُٹھا کے لے جا رہے تھے جب ہم وہاں پہنچے کے کیوں؟ بولتے ہیں کہ اضافی ہیں تو بھائی آپ نے اضافی پھر کیوں دیئے آپ کو اور ہسپتال نظر نہیں آتے صرف سریاب کے ہسپتال آپ کو نظر آتے ہیں۔ وہاں ایک چوکیدار ہے جو مشینری کا ہے وہ مری ہے اُسکو ہیلتھ والوں نے کہا کہ آؤ ہم رات کو یہ مشینری شفٹ کرتے ہیں آپ نے بات نہیں کرنی ہے اُس نے کہا کہ بھائی کل تو میں جواب دہ ہوں۔ اُس پر ایسے الزامات لگا کے اُس کو suspend کیا گیا ہے جس کی میں آج اس اسمبلی فلور پر مذمت کرتا ہوں۔ جناب اسپیکر!

سریاب کے لوگ اتنے لاوارث نہیں ہیں کہ تین دن پہلے ایک وہاں افتتاح ہوا2009ء میں مَیں نے شہید محترمہ بے نظیر بھٹو کے نام پر ایک Hospital بنایا50Bed کا اُس کا افتتاح بھی میں نے کیا۔ پھر اُس کے بعد تین حلقے ہو گئے PB5 تھا پھر 46-45-44-PB ہو گئے ۔تین دن پہلے اُس کا افتتاح ہو رہا ہے سر! اِس ٹائم وہاں کا نمائندہ میر عبید گورگیج ہے جو بلڈنگ میں نے بنائی بی بی کے نام پر میرے نام کی وہاں تختی لگی ہوئی ہے۔ہم دونوں کونظر انداز کر کے وہاں نہیں بلایا گیا اور اپنا ایجوکیشن منسٹر اور خود جا کے وہاں اپنی تختی لگا کے گئے۔ جب میں نے سیکرٹری سے بات کی وہ کہتا ہے مجھے تو پتہ نہیں تھا اچانک مجھے بلایا ہے۔ اِن کو اچانک چوری کے لیے بلایا جاتا ہے۔ جناب اسپیکر! میں آپ سے یہ ریکوئسٹ کرتا ہوں کہ اِس کی ایک شفاف انکوائری کمیٹی بنانی چاہیے کہ یہ کس کی مشینری ہے؟ آپ اس کو اُٹھا کے کہاں لے جا رہے ہیں؟ اِس کو دبئی کے شیخ نے دیا تھا جب رحمت صالح بلوچ ہیلتھ منسٹر تھے یہ بولتے ہیں یہ لے جا کے وہاں رکھتے اور اُسکی جگہ کا پتہ نہیں کدھر لے جاتے اِس طرح غوث آبادsorry غوث آباد کی مشینری آج تک غائب ہے اُٹھا کے پتہ نہیں کدھر لے گئے؟ کیا ہم تینوں ایم پی اے وہاں کے نمائندے آغا عمر، میں اور میر عبید ہیں ہم سے کسی نے پوچھا؟ ایسی مشینری اُٹھا کے لے جا کے پتہ نہیں کہاں کھڈے کھاتے میں یا کدھری اور لے جا رہے ہیں اِس طرح نہیں ہے سریاب کوئٹہ کے لوگ اِس طرح لاوارث نہیں ہیں کہیں اور Hospital پتہ نہیں50 Hospital ہیں وہاں سے کوئی چیزیں نہیں اُٹھا کے لے جاتے ۔اُس جگہ سے اُٹھا کے لے جاتے ہیں لوگ آج بھی ہم سے سوال کرتے ہیں، مجھ سے اور آغا سے سوال کرتے ہیں ہمارے گھر پر آتے ہیں کہ بھائی آپ لوگ سوئے ہوئے ہیں یہ دن دیہاڑے ہماری مشینری کو اُٹھا کے لے جاتے ہیں70 کروڑ کی ہے جناب اسپیکر! پتہ نہیں اِس کی جگہ پر یہ لوگ کوئی10 پندرہ لاکھ روپے کی چیز رکھتے ہیں۔

جناب اسپیکر: نہیں یہ مشینری شیخ زید ہاسپٹل سے نکال کے کدھر لے کے جا رہے تھے؟

حاجی علی مدد جتک (صوبائی وزیر): اِن کو بلا کے پوچھیں۔

جناب اسپیکر: اچھا غوث آباد کے تھے کدھر لے کے جا رہے تھے؟

حاجی علی مدد جتک (صوبائی وزیر): غوث آباد والی آج تک غائب ہے ابھی شیخ زید کی اُٹھا کے پتہ نہیں کدھر لے جانا چاہتے تھے؟ ٹھیک ہے میں نے منسٹر ہیلتھ سے بات کی اُس نے کہا کہ اُس کو بھی غلط بریفنگ دی تھی یا اِن کے محکمے والوں نے غلط گائیڈ کیا تھا۔ جناب اسپیکر! وہاں میں نے 10 کروڑ کی شمسی لگائے اپنے فنڈ سے مجھے کل کسی نے بتایا کہ شمسی کی کچھ پلیٹیں بھی لے گئے ہیں۔ آپ بتائیں ظلم نہیں ہے پورے سریاب کے لوگوں کے ساتھ اگر اِس طرح ہوا ہم قطعاً کسی کو نہیں چھوڑیں گے جناب اسپیکر! ہم سے پوچھتے بھی نہیں ہیں یہ دبئی کے شیخ نے ہمیں خیرات میں دی ہے اُس کو

بھی چوری کرر ہے ہیں جناب اسپیکر! اِس کی تحقیقات کی جائے۔

جناب اسپیکر: ٹھیک ہو گیا سیکرٹری ہیلتھ کو in person بلایا جائے اور سریاب کے جو تین ممبرز ہیں اُن کو بھی بلائیں گے میں بھی ساتھ ہونگا آپ آئیں اور ہمیں کمیٹی روم میں اِس پر بریفنگ دیں۔کل اُس کو بلائیں اس پر ہمیں بریفنگ دیں سارے ممبرز کو بتایا جائے کہ یہ مشینری وہاں سے اگر شفٹ کی ہے تو کیوں شفٹ کی ہے؟ اور جہاں شفٹ ہو رہی ہے اُس کی مشینری کہاں ہے؟

حاجی علی مدد جتک (صوبائی وزیر): سر! آپ کی موجودگی میں۔

جناب اسپیکر: انشاءاللہ آپ کے ساتھ ہوں گا۔

حاجی علی مدد جتک (صوبائی وزیر): سر! thank you

جناب اسپیکر: مَیں اپوزیشن کے دوستوں کو واپس اسمبلی آنے پرخوش آمدید کہتا ہوں۔

وزیر محکمہ داخلہ: جناب اسپیکر! اپوزیشن کے دوستوں کا بہت شکریہ ہم آپ کے حکم کے مطابق گئے تو وہاں اُن سے یہی بات ہوئی کہ چھ بجے وزیر اعلیٰ صاحب آرہے ہیں۔

جناب اسپیکر: ٹھیک۔

وزیر محکمہ داخلہ: مولانا صاحب کے ساتھ بیٹھیں گے اور یہ سب اکٹھے انشاءاللہ بیٹھ کے اِس مسئلے کا ضرور کچھ نہ کچھ حل نکل جائے گا۔باقی سب دوستوں کی آپ ہاؤس کے custodian ہیں آپ کی مرضی ہے آپ جس law کے طریقے سے ہاؤس کو چلانا چاہیں جس کو نمبر دیں۔آج ہم سب کی طرف سے ایک ریکوئسٹ ہے کہ آپ مولانا صاحب کو بات کرنے کا موقع دیں۔

جناب اسپیکر: ٹھیک ہے thank you اصل میں مَیں تھوڑی سی گزارش کروں پورے ہاؤس کے ساتھ میری ہر وقت motive یہ رہتی ہے کہ مسئلے کا حل نکلیں ہرگز میرا یہ ایجنڈا نہیں ہے کہ مسئلے کا حل نکلے یا نہ نکلے ایک بات 10 بندے repeat کرر ہے ہوں اور بات وہی ہو رہی ہو جو کہ پہلے اپوزیشن لیڈر نے کی پھر دوسرا ممبر وہی کرے تیسرا وہی کرر ہے ہیں۔ اِس سے ٹائم کا wastage ہے اگر آپ نے serious طریقے سے issue کا حل نکالنا ہے تو میرے خیال میں جو ابھی آپ نے بتایا اور اُس سے پہلے صادق عمرانی نے بتایا ہے کہ ہماری میٹنگ ہوگی چیف منسٹر صاحب کی موجودگی میں مولانا واسع صاحب اور اپوزیشن کے دوست ہونگے آپ لوگ ہونگے ،میری امید ہے انشاءاللہ تعالیٰ اِس کا کوئی نہ کوئی حل نکل آئیگا۔مولانا صاحب آپ کی چٹ آئی ہے آپ نے کہا ہے دیکھیں۔سر! مدارس میں نے آپ کو بتایا مدارس کس کے نہیں ہیں؟ مدارس تو سب کے ہیں۔سر! یہ تشریف رکھیں پلیز جی۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: بسم اللہ الرَّحمٰن الرَّحیم ۔ بہت شکریہ میں گوادر والوں کو بتاؤں گا کہ بہت بڑا احسان ہوا ہے انشاء اللہ آپ نے مجھے موقع دیا۔ یہ جو مدارس ہیں میں تو صوبائی حکومت سے کہتا ہوں کہ ماشاء اللہ بلوچستان میں جتنے بدکاری کے اڈے ہیں سب ختم ہو گئے ہیں بند ہو گئے ہیں منشیات کے جتنے اڈے ہیں وہ سب بند ہو گئے ہیں، شراب خانے ماشاء اللہ جب پچھلے دنوں بحث ہو رہی تھی 52 شراب خانے بنے ہیں اور مزید بن رہے ہیں شراب خانوں کے تو ماشاء اللہ اتنی دلائل دی جا رہی تھیں کہ شراب خانے اس وجہ سے بننے چاہئیں، اِس وجہ سے شراب خانے بننے چاہئیں۔ شراب خانوں کے قیام پر اتنی بڑی دلائل تھیں۔ جہاں مدارس ہیں اور وقت رجسٹریشن کے نام پر چھاپے مارے جاتے ہیں علماء کی توہین کی جاتی ہے مساجد کو seal کیا جاتا ہے گوادر میں ہمارے مدارس seal کیے گئے۔ میں نے سی ایم صاحب سے فون پر بات کی میں نے کہا محاذ ختم ہو گئے ہیں بلوچستان کے مسائل حل ہو گئے ہیں آپ کی لڑائیاں ختم ہو گئیں علماء اور مدارس کی باری ہے کیا مدارس کو seal کر رہے ہیں دن دیہاڑے منشیات بک رہی ہے اُس میں ریاست کی کوئی writ نہیں ہے۔ تریاق اور چرس سٹی نالہ کے پاس جا کے دیکھیں اِسی صوبائی دار الحکومت میں سٹی نالہ کے پاس منشیات بک رہی ہے وہاں تو کوئی پولیس ہمیں نظر نہیں آتی کوئی قانون کی writ نظر نہیں آتی۔ جب قرآن قَالَ اللّٰہَ قَالَ رَسُوْلَ اللّٰہ پڑھایا جاتا ہے آپ کو وہ قانون نظر نہیں آتا۔ جماعت اسلامی کی طرف سے ہم نے اس کی بالکل مذمت کی ہے، بالکل علماء کرام جمعیت علماء اسلام، جماعت اسلامی جتنی بھی مذہبی جماعتیں ہیں سب نے اسکی مذمت کی ہے۔ اگر حکومت نے اپنا رویہ درست نہیں کیا بالکل قرآن مجید لے کر کے ہم صوبائی اسمبلی کے سامنے آئیں گے قَالَ اللّٰہَ قَالَ رَسُوْلَ اللّٰہ کی تعلیم دیں گے۔ آپ کا بہت شکریہ اسپیکر صاحب! میں آپ کا احسان مند ہوں آپ نے موقع دیا۔

جناب اسپیکر: Thank you very much سر! اچھا میں ابھی وقفہ سوالات۔ ایک آپ کا ایجنڈا تھا جس میں آپ کے جو question تھے اگر آپ اُسی کے متعلق بولنا چاہتے ہیں تو میں آپ کو اُسکی clarification دے دیتا ہوں۔ جی سر! میرے کہنے کا مقصد صرف یہ تھا میں نے اپوزیشن لیڈر یونس سے۔۔۔ (مداخلت) بولیں بولیں لیکن میرا مقصد یہ ہے کہ آپکی speech آپ کی talks یہ result oriented ہونا چاہیے اور result oriented یہی ہے کہ جو تجویز گورنمنٹ نے دی ہے اس کا شام کو حل نکل آئے گا۔ بولیں بولیں۔

سید ظفر علی آغا: جناب اسپیکر!، بہت شکریہ .thank you جناب رحمت صاحب! آپ کا شکریہ جس موضوع پر آج ہم بات کر رہے ہیں اپوزیشن لیڈر صاحب اور باقی اراکین اسمبلی نے بات کی ہے جناب اسپیکر! یہ کوئی اچانک وہ نہیں ہے کہ کوئی وہاں سے قانون پاس ہوا یا خدانخواستہ آرڈر پاس ہوا اور مدارس کو بند کیا گیا ہے ہمارے علماء کرام

ہمارے سر کے تاج ہیں ہمارے علماء کرام آج بھی بلوچستان میں بالخصوص پاکستان میں ایک حیثیت رکھتے ہیں اور پاکستان میں ہمہ وقت ہراول دستے کا کردار ادا کیا ہے جس طرح کہا جاتا ہے کہ علماء ورثۃ الانبیاء ہیں اِس میں کوئی شک نہیں جتنے بھی مدرسے ہیں کل پرسوں ہمارے صوبائی امیر مولانا عبدالواسع صاحب اور مولوی نور اللہ صاحب وہ بھی عالم دین ہیں اس پر بڑی تفصیل سے بات کرتا بہرحال مولانا عبدالواسع صاحب نے جس طرح شوریٰ کا اجلاس بلایا جس طرح اُن شوریٰ کے ہر ممبر نے ہر ڈسٹرکٹ میں ہمارے شوریٰ کے دو دو تین تین اراکین نے اپنی وہاں تجاویز اور تشویش سے آگاہ کیا کہ کس کس مدرسے پر کس کس time تک DC نے وہاں باقاعدہ چھاپے بھیجے علماء کرام کو تنگ کیا طالب علموں کو باقاعدہ گھسیٹا جناب اسپیکر! ایک بہت بڑا مسئلہ اس بلوچستان میں بن چکا ہے یہاں میر صادق عمرانی صاحب نے بات کی کہ شکر ہے الحمدللہ ہم سب مسلمان ہیں مگر میں ایک بات یہاں highlight کرنا چاہوں گا قلعہ سیف اللہ میں ہمارے ڈی سی صاحب نان مسلم ہیں ان کو ایک آرڈر جاتا ہے کہ آپ قلعہ سیف اللہ کے مدرسے بند کروا دیں میں شکریہ ادا کرتا ہوں اس ڈی سی صاحب کا اُنہوں نے کہا کہ میں یہ قطعاً نہیں کر سکتا اس نے انکار کر دیا باقی ہمارے مسلمان ڈی سی صاحبان نے تقریباً تقریباً جدھر جدھر آرڈر گئے وہاں۔۔۔

جناب اسپیکر: ہوم منسٹر صاحب! یہ نوٹ کریں کہ ڈی سی کو ڈائریکشن دی گئی ہے کہ مدرسے بالکل سارے بند کر دیں۔

سید ظفر علی آغا: جی ہاں۔

جناب اسپیکر: باقی یہ نوٹ کریں آپ کے پاس۔۔۔

سید ظفر علی آغا: میں جمعیت علماء اسلام کی طرف سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔

جناب اسپیکر: ایک منٹ آپ کو۔۔۔

سید ظفر علی آغا: صوبائی امیر اور مرکزی امیر کی طرف سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔

جناب اسپیکر: مَیں بلا لیتا ہوں۔

وزیر محکمہ داخلہ: کس کس مدرسے کو ہم بند کریں رجسٹریشن والا مسئلہ ہو گا اگر کوئی رجسٹرڈ مدرسہ نہیں ہو گا اُدھر ڈی سی نے جا کر کچھ کیا ہو گا مساجد تو اس میں ہیں ہی نہیں۔

جناب اسپیکر: شاید اُنہوں نے یہ کہا ہو گا۔

وزیر محکمہ داخلہ: مساجد میں کوئی جا ہی نہیں سکتا۔

جناب اسپیکر: ok

وزیر محکمہ داخلہ: مساجد کو کوئی بند ہی نہیں کرسکتا وہاں تو نماز ہوتے ہیں۔

سید ظفر علی آغا: مساجد کا یہ۔۔۔

جناب اسپیکر: جی۔

وزیر محکمہ داخلہ: اگر کسی نے بند کیا ہے۔تو آغا صاحب ہیں پوزیشن لیڈر جس جس نے مجھے وہ اطلاع دے دیں اُس پر بالکل ایکشن لیا جائے گا کہ مساجد کو بند کرنے کا اختیار کسی کے پاس بھی نہیں ہے ۔

جناب اسپیکر: بس یہ آپ چیک کریں کہ یہ آرڈر کس کی طرف سے گئے ہیں کہ آپ جا کے مدارس بند کروا دیں۔

وزیر محکمہ داخلہ: وہی وہ اُسی اس complaint کے تحت ہوا ہوگا کہ جو مدارس کو رجسٹر کر رہے ہیں کوئی unregistered مدارس ہونگے اس طریقے سے ادھر گئے ہونگے۔

جناب اسپیکر: unregistered کے لیے کہا ہوگا۔ٹھیک ہے۔جی.please continue

وزیر محکمہ داخلہ: کوئی مسلمان سوچ بھی نہیں سکتا۔

سید ظفر علی آغا: جناب اسپیکر! آج چارسدہ میں واقعہ ہوا ہمارے شیخ الحدیث وتفسیر مولانا ادریس صاحب کو جس طرح شہید کیا گیا ہے اُس کو صرف اور صرف اس چیز کی سزا دی گئی کہ اُس نے ہمارے فیلڈ مارشل آرمی چیف کی حمایت کی اور اُن کی تعریف کی ایران اور پاکستان کے درمیان اور امریکہ کے درمیان جو tension چل رہا تھا صرف اور صرف اُس کو یہ سزا دی گئی ہے۔ ہماری جمعیت علماء اسلام کے کارکن علماء کرام اِن دو سالوں میں میں نے جہاں تک اِس پارلیمان میں آیا ہوں چھن چھن کے ہر ضلع میں چن چن کر اُنکو شہید کیا جا رہا ہے جناب اسپیکر! باقی تو مجھے سمجھ نہیں آتا اتنا میری سمجھ میں آتا ہے ایک طالب علم کی حیثیت سے کہ جس ڈگر پر یا جس پوزیشن پر اِس ٹائم حکومت نے جس طرح ہاتھ ڈالا ہے مدرسوں پر نرم ترین آواز میں سن لیں لفظوں میں سن لیں اگر اِس چیز کو آج یا کل اِس کو افہام وتفہیم کے ساتھ نہ روکا گیا جناب اسپیکر! آپ لکھ کر کے لے لیں floor of the House یہ آن ریکارڈ رہے گا کہ اس حکومت کو انشاء اللہ العزیز جمعیت علماء اسلام ہی فارغ کریگی۔ جناب اسپیکر! آپ اپنے بارے میں میڈم بولیں جناب اسپیکر! میں نے بددُعا نہیں دی ہے اگر خدانخواستہ بولا ہے اور انشاء اللہ العزیز۔۔۔

جناب اسپیکر: پلیز دیکھیں آغا صاحب! اُدھر نہیں آپ ڈائریکٹ چیئر کو اڈریس کریں آپ اپنا continue کریں۔

سید ظفر علی آغا: مَیں آپ سے دوبارہ بات کرر ہا ہوں جناب اسپیکر! آپ نرم ترین آواز میں سن لیں۔

جناب اسپیکر: آپ continue کریں اپنی speech تقریباً چھوڑے۔۔

سید ظفر علی آغا: مَیں گزارش کرتا ہوں گورنمنٹ آف بلوچستان سے اور میر سرفراز خان بگٹی صاحب اس میں کوئی

شک نہیں ہے کہ اُس نے ہمیشہ ہر ایک مسئلے کو راستہ دیا ہے اور میرا یقین بھی انشاء اللہ تعالیٰ یہی ہے کہ اِس مسئلے کو بھی حل کرنے کی طرف لے جائیں گے کیونکہ ہمارے قائد ملت اِسلامی حضرت مولانا فضل الرحمٰن صاحب کے ساتھ کل رات کو جو میٹنگ سی ایم صاحب کی ہوئی ہے انشاءاللہ العزیز مجھے لگ رہا ہے کہ یہ solve ہونے کے لیے جا رہا ہے۔

جناب اسپیکر: ٹھیک ہے. thank you

سید ظفر علی آغا: مگر مَیں دوبارہ گزارش کرتا ہوں کہ اس طرح کے معاملات میں ہم آپ کے ساتھ بیٹھنے کے لیے تیار ہیں ہم ایک ٹیبل پر بیٹھنے کے لیے تیار ہیں ہر مسئلے کا ایک حل ہوتا ہے جس طرح اصغر ترین نے کہا کہ آپ کی یونیورسٹی میں جس طرح دہشت گرد ہوتے ہیں اور آپ یونیورسٹی کو بند نہیں کر سکتے مدرسہ بھی ایک انسٹیٹیوٹ ہے اور وہ اکیڈمی کی ایک حیثیت رکھتا ہے لہٰذا اس طرح کے اقدامات سے ہماری جمعیت علماء اسلام کے دل دکھے ہیں علماء کے دل دکھے ہیں۔

جناب اسپیکر: thank you.ok

سید ظفر علی آغا: مَیں چاہتا ہوں کہ فلور آف دی ہاؤس۔

جناب اسپیکر: ٹھیک ہو گیا۔

سید ظفر علی آغا: جن جن لوگوں نے یہ کام کیا ہے معذرت کہیں اس معذرت میں کوئی ہچکچاہٹ نہ کریں مَیں اگر غلطی کرتا ہوں میں اِس floor of the House سے مَیں معافی مانگنے کے لئے تیار ہوں۔

جناب اسپیکر: Thank you very much.جی رحمت صالح صاحب۔

میر رحمت صالح بلوچ: اس سے پہلے میں اِس موضوع کو ایک مختصر touch دوں گا یہ جو مدرسوں والا مسئلہ ہے دیکھیں سر! یہ میں سمجھتا ہوں کہ۔۔۔

جناب اسپیکر: مدرسے والے کافی ہو گئے آپ اپنے پوائنٹ پر آ جائیں تقریباً۔

میر رحمت صالح بلوچ: مختصر اس پر 26ویں ترمیم پورے ملک میں پاس ہوا اور سندھ، پنجاب، KPK کے کسی بھی مدرسے کو ابھی تک سیل نہیں کیا گیا ہے۔تو میں سمجھتا ہوں کہ ہر وہ معاملہ جو انتشار پھیلاتا ہے اس کا start بلوچستان سے ہوتا ہے ٹھیک ہے یہ ایک بہت بری بات ہے قابل مذمت ہے بلکہ اس کو ثبوت کرنے کے لیے یہ بہتر ہے ہر ادارہ رجسٹرڈ ہو۔

جناب اسپیکر: اُمید ہے۔

میر رحمت صالح بلوچ: گورنمنٹ کو اپنی opinion بلکہ اپنی پالیسی واضح کرنی چاہیے میں یہی امید کروں گا کہ جو ہمارے سینئر میر صادق عمرانی صاحب اور وزیر داخلہ صاحب نے بات کی آج شام جو مذاکرات ہونگے یہ مسئلہ

حل ہو جائیگا۔

جناب اسپیکر: انشاءاللہ۔

میر رحمت صالح بلوچ: سر! دوسرا میں ایوان کی توجہ مبذول کرادوں کہ شاید حاجی علی مدد صاحب نے بات کی ہے لیکن میں آپ سے یہ گزارش کروں کہ 18 ویں ترمیم کے بعد محکمہ صحت کا جو ایک واحد assets وہ شیخ خلیفہ بن زید ہسپتال جو سریاب روڈ پر واقع ہے سر! جس کے catchment area مستونگ، نوشکی، قلات، رخشان ڈویژن even پنجگور، کچھی، بولان، سبی یہ تمام لوگ اُن کے لیے آسان رسائی ہے اِسی ہسپتال میں آتے ہیں 18 ویں ترمیم کے بعد یہ ہسپتال fully functional نہیں تھا صرف واحد asset ہے جو وفاق نے devolve کیا یہ اس صوبے کو ایک ہی ہسپتال ملا۔ اُس کے بعد جب ہماری حکومت آئی تو ہم نے بہت کوشش کی کہ اس اسپتال کو ہم functionalise کریں بلکہ یہاں سے نوٹیفائی ہوا سرکولر جاری ہوا کہ جی PGMI کوئی اسی اسپتال میں شفٹ کیا جائے اور اس کے بعد پھر کینسر یونٹ start کیا اور کینسر ہسپتال کے طور پر آج وہ جانا جاتا ہے۔

جناب اسپیکر: یہ hospital آپ کے دور میں بنا تھا؟

میر رحمت صالح بلوچ: نہیں سر! یہ UAE گورنمنٹ نے دیا ہے جو وفاق کے under تھا۔

جناب اسپیکر: اچھا وفاق کے under تھا؟

میر رحمت صالح بلوچ: 18 ویں ترمیم کے بعد صوبے کو ملا۔

جناب اسپیکر: ٹھیک۔

میر رحمت صالح بلوچ: جو non functional تھا پھر ہم نے اُس کو functionalise کیا اور اُس کی تمام machinery, equipment, instruments یو اے ای حکومت نے دی ہیں آج سر! ستم ظریفی کی بات یہ کہ ایک پورا ایریا ہے سریاب سے منتخب نمائندے بھی ہیں اُن کو بجائے کہ اعتماد میں لیں اور اِس اسپتال میں ایک انجوگرافی مشین ہے اُس کو پلین مشین کہتے ہیں جو heart patient انجوگرافی بھی کرتی ہے اور جو brain haemorrhage ہوتی ہے فالج کے اُس مریض کو اُس دوران اِسی انجوگرافی سے اُس clot کو دماغ کے اندر چیک کیا جاتا ہے کہ کہاں پر clot بنی ہوئی ہے۔ اس مشین کو انسٹالیشن کے لیے recently پچیس لاکھ روپے pay ہوئے کمپنی اس کو اِنسٹال کر رہی تھی فاؤنڈیشن بنی ہوئی ہے لیکن پچھلے اتوار کو محکمہ صحت نے اس مشین کو دیدہ دانستہ زیادتی کر کے چوری کرنے کی کوشش کی۔

جناب اسپیکر: اچھا۔

میر رحمت صالح بلوچ: میں سمجھتا ہوں۔

جناب اسپیکر: آپ ایک چیز بتائیں یہ مشینری جب آئی اِس ہاسپٹل میں تو اُس کو انسٹال کیوں نہیں کیا گیا۔

میر رحمت صالح بلوچ: سر! یہ انسٹالیشن فیز وائز ہو رہی تھی۔ بات یہ ہے کہ میں یہی کہہ رہا ہوں کہ اسکو انسٹال کر رہے تھے payment بھی ہوئی ہے اُسی ہسپتال میں یہاں story کچھ اور ہے یہاں جو کارڈیو انسٹیٹیوٹ جو محترمہ بے نظیر صاحبہ کے نام پر یا آپ کے چیئرمین بلاول صاحب کے نام پر ہو رہا ہے اُس ہسپتال کے لیے سندھ گورنمنٹ میں اسی طرح کی انجوگرافی مشین گفٹ کی ہے جو کہ وہ مشین ابھی تک نہیں پہنچی ہے اِن لوگوں نے خانہ پوری کے لیے اور ایک کا نتا دوسرا کھولنے کے لیے شیخ زید ہسپتال کی مشین شفٹ کی۔

جناب اسپیکر: یہ جو کل علی مدد جتک بتا رہے تھے۔

میر رحمت صالح بلوچ: اتوار کے دن۔

جناب اسپیکر: یہ انجوگرافی کی مشین ہے؟

میر رحمت صالح بلوچ: جی، جی انجوگرافی کی مشین ہے انجوگرافی پلین مشین ہے۔

جناب اسپیکر: ok

میر رحمت صالح بلوچ: تو یہ اِس کی انسٹالیشن کی payment بھی ہو چکی ہے فاؤنڈیشن بھی بنی ہوئی ہے میں سمجھتا ہوں کہ یہ جو آج ایک گھمبیر صورتحال ہے سریاب کے نوجوان ویسے ہی تپے ہوئے ہیں جذباتی ہیں لوگ پسماندگی کے شکار ہیں اتنے بڑے catchement area جو میں نے رخشان سے لے کر مکران قلات خضدار سبی یہ سارے مریض سر! اِدھر آتے ہیں کہ ان کو ایک آسان اور وہاں اُن کی رہائش، لوگ اپنے رشتہ داروں کے گھروں میں رہائش کرتے ہیں آسان رہائش ملے اور علاج کر کے اپنے علاقوں میں جائیں۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ محکمہ ہیلتھ کی یہ پالیسی قابل مذمت ہے سیکرٹری ہیلتھ نے جو وضاحت دی اُس وضاحت میں کوئی حقیقت نہیں ہے میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ ایک تعصب ہے اور ہمارے لوگوں کے ساتھ یہ تعصب اور یہ زیادتی کی جا رہی ہے۔

جناب اسپیکر: کل ہم نے بریفنگ رکھی ہے سریاب سے جتنے بھی ہمارے ممبرز ہیں وہ تین ممبرز اُس میں آپ بھی آ جائیں گے۔

میر رحمت صالح بلوچ: بالکل مَیں آؤنگا۔

جناب اسپیکر: آپ اس کو attend کریں۔

میر رحمت صالح بلوچ: جی جی۔

جناب اسپیکر: اور ساتھ ہی ساتھ میری گزارش یہ ہوگی کہ دستگیر بادینی صاحب چونکہ نوشکی کا بھی ذکر ہوا ہے کہ آپ بھی اُن سے facilitate ہوتے رہتے ہیں وقتاً فوقتاً تو آپ بھی مہربانی کر کے میٹنگ attend کریں۔

میر رحمت صالح بلوچ: بلکہ یہ suggestion دوں گا کہ اِس ہسپتال کو جب PGMI ڈکلیئر ہوا ہے تو PGMI کا۔۔۔

جناب اسپیکر: بلکہ میں یہ کہوں گا جو بھی آنریبل ممبرز اس ہاسپٹل کی مشینری کی شفٹنگ کے بارے میں کل جو ہم نے بریفنگ رکھی ہے جو بھی attend کرنا چاہے House is open وہ بے شک آ کے اُس میٹنگ میں شرکت کر سکتے ہیں۔

میر رحمت صالح بلوچ: سر! PGMI کا نوٹیفکیشن ہوا ہے اُس کو فوری طور پر شفٹ کیا جائے شیخ زید اسپتال میں PGMI جو پوسٹ گریجویشن انسٹیٹیوٹ ہے آپ کا سر! اُس کے جتنے ملازم ہیں آدھے سول میں attach ہیں آدھے BMC میں۔ ان کی attachment ختم کی جائے اور ایک پورا ایریا ہے ہزاروں لوگ جاتے ہیں ڈیلی سینکڑوں کی او پی ڈی ہوتی ہے ہزاروں لوگوں کے ٹیسٹ ہوتے ہیں اس کو اُدھر شفٹ کیا جائے تاکہ پی جی سٹوڈنٹ ہاؤس آفیسرز جو trainee ہیں سارے ایک human resource کو پورا کر کے ادھر کام کریں.

جناب اسپیکر: ٹھیک ہے، ٹھیک ہے۔

میر رحمت صالح بلوچ: میں سمجھتا ہوں بہتر ہوگا۔ اگر حکومت بلوچستان یہ دعویٰ کر رہی ہے کہ ہم ہیلتھ میں تبدیلی لائے ہیں ایک ادارہ کو کیوں تباہ کر رہے ہیں سوال یہ ہے میرا؟ تو جیسے ہیلتھ منسٹر کو ادھر موجود ہونا چاہیے تھا وہ جواب دیتا لیکن میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ قابل مذمت ہے سارے عوام نے مذمت کی ہے۔

جناب اسپیکر: ٹھیک ہے

میر رحمت صالح بلوچ: میں یہی امید رکھوں گا کہ حکومت فوری طور۔۔۔

جناب اسپیکر: کل انشاء اللہ اس مسئلے کا حل۔۔۔

میر رحمت صالح بلوچ: مشین کو دوبارہ وہیں انسٹال کرے گا اور اس کو functionalise کرے گا۔

جناب اسپیکر: کل انشاء اللہ اِس کا حل نکالیں گے۔ وقفہ سوالات۔ میر جہانزیب مینگل صاحب چونکہ یہاں موجود نہیں ہیں اُن کے question کو محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ سے متعلق ہیں defer کیا جاتا ہے۔ زاہد علی ریکی صاحب موجود نہیں ہیں تین questions۔ 327,365 اور 418 یہ زاہد علی ریکی صاحب کے محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ سے متعلق ان کو defer کیے جاتے ہیں۔ اصغر ترین صاحب کا question ہے محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ

سے متعلق چونکہ منسٹر صاحب یہاں موجود نہیں ہیں اُن کو بھی defer کرتے ہیں again question no 369 اصغر ترین صاحب محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ defer کرتے ہیں۔ مولانا ہدایت الرحمٰن صاحب کا again محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ سے متعلق ہے question no 469 اور زاہد علی ریکی صاحب کا سوال نمبر 338 محکمہ صنعت وحرفت کے متعلق ہے وہ بھی چونکہ چھٹی پر ہیں منسٹر صاحب کی چھٹی کی درخواست آئی ہے۔ تمام questions defer کیے جاتے ہیں next session کیلئے۔ وقفہ سوالات ختم۔

جناب اسپیکر: رخصت کی درخواستیں۔

سیکرٹری اسمبلی رخصت کی درخواستیں پڑھیں۔

جناب طاہر شاہ کاکڑ (سیکرٹری اسمبلی): سردار عبدالرحمٰن کھیتران صاحب، سردار مسعود علی خان لونی صاحب اور جناب بخت محمد کاکڑ صاحب نے رواں اجلاس سے جبکہ سردار فیصل خان جمالی صاحب، سردار کوہیار ڈومکی صاحب اور میر اسداللہ بلوچ صاحب نے 5 تا 8 مئی کی نشستوں سے مزید براں حاجی نور محمد دُمڑ صاحب، میر جہانزیب مینگل صاحب، جناب زرین خان مگسی صاحب اور محترمہ ہادیہ نواز صاحبہ نے آج کی نشست سے رخصت منظور کرنے کی درخواست کی ہے۔

جناب اسپیکر: آیا رخصت کی درخواستیں منظور کی جائیں؟

جناب اسپیکر: رخصت کی ساری درخواستیں مسترد کی جاتی ہیں۔ مولوی صاحب! میں معذورت خواہ ہوں آپ کی پرچی آئی تھی اور آپ کا مائیک بھی on ہے مہربانی کر کے آپ کھڑے ہو جائیں آپ نے جو مدارس کے حوالے سے کچھ بولنا تھا۔

مولوی نور اللہ: بسم اللہ الرَّحمٰن الرَّحیم شکریہ اسپیکر صاحب! اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ تعلم الفارض وعلیما ھناس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے اور اِسی طرح طالبُ العلم فریضۃ علی کُلی مسلمٍ ومسلمہ، اَوْ کما قالہ علیہ صلاتُ وسَلام، جناب اسپیکر! میں آج۔۔(مداخلت)۔۔۔۔

جناب اسپیکر: order in the house,order in the house.please آنریبل ممبر مولوی صاحب بہت important بات کر رہے ہیں سُنیں ذرا۔

مولوی نور اللہ: دینی مدارس کے حوالے سے میں کچھ گزارشات پیش کرنا چاہتا ہوں اُس سے پہلے کہ مَیں مسئلے کی نوعیت کا تذکرہ کروں پہلے یہ ہمارے مرحوم دستورِ پاکستان اور یہ ہماری محکوم ومظلوم مملکت و ریاست ہمارے ریاستی اِداروں کے تسلط سے کب آزاد ہوگی؟ ہمیں اپنے دستور کو نافذ کرنے کا موقع کب ملے گا؟ دستورِ پاکستان میں تحریر ہے

قیامِ پاکستان کا بنیادی جواز یہ بتایا گیا تھا کہ ہم ایک ریاست بنائیں گے جو کہ مسلمانوں کی ریاست ہوگی اور اُس ریاست میں اِسلام کا نظام ہوگا اِسلام کا قانون ہوگا اِسلام کیلئے اور اِسلامی دین کیلئے ایک جغرافیہ مہیا کرنا ہے تا کہ وہیں پر اِسلام کے قانون کا نفاذ ہوتو یہ نعرہ دیا گیا تھا کہ پاکستان کا مطلب کیا، لا الہ الا اللہ یہ تھا متحدہ ہندوستان کو تقسیم کرنے کا جواز اِس بنیاد پر متحدہ ہندوستان کو تقسیم کر کے پاکستان کی علیحدگی اور متحدہ ہندوستان کی تقسیم کرنے کی بنیادی ضرورت اس بنیاد پر بتائی گئی تھی مگر ریاست تو مسلمانوں کو میسر ہوئی۔ پاکستان معرضِ وجود میں آیا مسلمانوں نے شہادتیں دیں ہماری خواتین بیوہ ہوکر بچے یتیم ہوکر اِس ریاست کو معرض وجود میں لایا گیا پھر 1973ء کو اِس ریاست کو آئین نصیب ہوا اور اُس آئین میں یہ درج ہے کہ یہاں کا نظام اِسلامی ہوگا ،قانون اِسلامی ہوگا یہاں تمام مسائل کا اور ریاستی اُمور کا۔۔

(معزز رکن اسمبلی نے پشتو میں بات کی)

جناب اسپیکر: honorable members please

مولوی نوراللہ: مدارس کے وارث ابھی مدارس کی بات سُننے کیلئے تیار نہیں ہیں۔

جناب اسپیکر: continue please

مولوی نوراللہ: تو اُس آئین میں، جو آئین پاکستان ہے اُس میں یہ لکھا گیا ہے کہ جو بھی قانون اِسلام کے معارِض ہو، متصادم ہو اِسلامی قانون کے اُس کو اِسلامی سانچے میں ڈالنے کیلئے 15 سال کی مدت دی گئی ہے کہ اِن قوانین کو اِسلامی سانچے میں ڈال کر کے اِسلام کے مطابق بنانا ہوگا تبدیل کرنا ہوگا۔ بدقسمتی سے یہ کام تو نہ ہوسکا، نہ اِسلامی نظریاتی کونسل کی تجاویز پر کوئی قانون نافذ ہوا اور نہ قانون کی شکل اختیار کر گیا یہ تو ہماری الگ بدبختی ہے کاش اِسلام نافذ ہوتا پھر آپ اسلام کا اور پاکستان کا اثر ورسوخ کا تماشہ کر دیکھتے کہ وہاں یہ ہے پاکستان ، یہ ہے اسلام ، یہ ہے امن ، یہ ہے اطمینان، یہاں ہے سکون، یہاں ہے خوشحالی، یہاں ہے آبادی، یہاں ہے ترقی۔مگر اُن لوگوں نے ،جن کے ذہنوں میں جن کے دلوں میں اسلام کا احترام نہیں ہے اسلام سے ہٹ کے قانون بناتے رہے، نافذ کرتے رہے پاکستان کو یہاں تک پہنچا دیا کہ آج نہ پاکستان میں امن ہے نہ آزادی ہے نہ خوشحالی ہے نہ ترقی ہے سب لوگ جس شعبے سے تعلق رکھتے ہیں۔کمیشن کے، کرپشن کے، خیانت کے اور ترقی کے دشمن کی نظر لگ رہی ہے۔محترم اسپیکر صاحب! ابھی نوبت یہاں تک آ پہنچی کہ اسلامی ہدایات کو قرآنی دستور کو نظر انداز کر کے اُن کے خلاف اس کے موافق نہیں اُس کے خلاف قوانین بنائے جاتے ہیں۔ میں اس مختصر عرصے میں کچھ مثالیں دینا چاہتا ہوں۔ اِس فلور پر بھی ، دیگر اداروں کے بھی پلیٹ فارم پر بھی پہلے نکاح کے مسئلے میں نئے قوانین ، نئے ایکٹ ،نئی قرارداد منظور ہوتی چلی آ رہی ہیں سب سے پہلے نکاح پر 18 سال کی عمر سے قبل پابندی لگانا ،خدا کا حکم کیا ہے، پابندی نکاح پر نہیں ہے، اللہ کی کتاب میں زنا پر پابندی ہے۔اللہ نے

قرآن کریم میں زنا کو جرم قرار دیا ہے اور نکاح کو عبادت قرار دیا ہے۔ اللہ نے یہ فرما کر (ولا تقربوا الزنا) زنا کے قریب مت جاؤ۔ زنا سے دور رہو اور اللہ کا حکم ہے (عربی) نکاح کرو مرد عورتوں کے ساتھ عورت مرد کے ساتھ نکاح کرے جس کو جو بھی پسند ہو وہی کرو۔ ابھی امر کس چیز کا ہے، نہیں کس چیز سے ہے۔ امر نکاح کا ہے اور حرمت اور ممانعت زنا سے ہے۔ اس فلور پر یا دیگر ذمہ دار فلور پر کسی فلور پر زنا کے لیے مشکلات پیدا کرنے کا قانون کسی نے پیش نہیں کیا ہے۔ کہ زنا کو مشکل بنا دو، سخت ترین بنا دو، قابل سزا جرم قرار دو۔ نہ ایکٹ نہ کسی نے کوئی قرارداد پیش کی ہے۔ نکاح کے خلاف اُس کو سخت بنانا، اُس کو مشکل بنانا اور نکاح سے ہٹ کے دیگر راستہ انسانی فطرت کے تقاضوں کو پورا کرنے کے لیے زنا کے سوا اور کوئی نہیں ہے۔ نکاح کو مشکل بنانے کا مقصد یہ ہوگا کہ زنا کے لیے ماحول سازگار ہو لوگوں کو مجبور کیا جائے نکاح کی جگہ زنا سے، زنا کو اپنائے ایک۔ دوسرا اللہ اور رسول اللہ کا حکم ہے۔ دین اسلام کی ہدایت ہے کہ علم دین کو سیکھیں! یہ آدب نہیں یہ مستحب نہیں یہ واجب ہے، یہ فرض ہے، (عربی) ہر مسلمان مرد اور زن پر علم دین کا علم حاصل کرنا فرض ہے اچھا۔ آج مدرسوں پر قدغن، پابندی، اور مدرسے کو قائم کرنا اُس میں قرآن کی تعلیم حاصل کرنا، قرآنی علوم سیکھنا، ایسا لگ رہا ہے کہ ہمارے ریاستی واقداران اور اِختیار رکھنے والے حضرات کے دلوں میں ایک جرم سا لگ رہا ہے اور یہ جرم کے جتنے مراکز ہیں۔ وہ حکومت اور ریاست اُس کو بند کرنا چاہتی ہے بہانے تلاش کر رہی ہے۔ مدرسے کو بند کرنا اس کا مقصد ہم یہ سمجھیں گے کہ قرآن اور قرآنی تعلیم پر پابندی لگنے والی ہے۔ ٹھیک ہے ریاست جو من مانی کر سکتی ہے جو قوانین بنا سکتی ہے بنا دے۔ ہم ہندوستان سے الگ ہوتے ہوئے اسی قرآن کے خاطر اسی اسلام کے خاطر ہم نے جانوں کا نذرانہ ہمارے اکابرین نے اسلاف نے ہمارے بابا اور دادا نے قربانیاں دی تھیں، ہم یہ سنانا چاہتے ہیں۔ یہ بتانا چاہتے ہیں کہ یہ ممکن نہیں ہے کہ مُلا زندہ ہوتے ہوئے قرآن پر اسلام کے اندر کیا بلکہ ہماری یہ کوشش ہوگی کہ پورے کرہ ارض میں جو بھی قرآن کا مقابل ہوگا، قرآنی تعلیمات کا مقابل ہوگا۔ ہم تو مریں گے یا اُن کو ماریں گے قطعاً ہم اسکی اجازت نہیں دینگے۔ ہوش کے ناخن لینا چاہیے۔ مدرسے اس طرح لاوارث نہیں ہیں۔ سب سے پہلے قرآن کا وارث اللہ تبارک وتعالیٰ ہے ۔(نحن نزلنا الذکرَ وَاِنا لہ لحفظون) خدا نے یہ بتایا ہے کہ مَیں نے قرآن کو نازل کیا ہے۔ اور میں خود اس کی حفاظت کا انتظام کرتا ہوں۔ یہ اللہ کا فرمان ہے۔ اور اللہ کی اس حفاظت کی جو ظاہر جس صبر کی ضرورت ہے۔ سب سے پہلے مَیں اپنا ذاتی طور پر اس کی حفاظت کے لئے خدا کی قسم نہ سر کی فکر کروں گا کہ ہمارا سر خطرے میں پڑ جائیگا نہ مال نہ اولاد کی فکر کروں گا، نہ قوم نہ قبائل کی فکر کروں گا۔ نہ پاکستان کو اس طرح جو اپنے مقاصد سے ہٹ کے اپنی بنیاد سے ہٹ کے قرآن کو نظر انداز کر کے قرآن کو پس پشت ڈال کے لوگ جس کا تمسخر اُڑاتے رہیں گے اُس پر قدغن لگاتے رہیں گے اس صورت میں ہماری زندگی حرام ہے۔ محترم جناب اسپیکر صاحب! یہ غصہ حقیقی سمجھیں اور ہر مُلا کا یہی غصہ ہوگا۔ بحیثیت مسلمان

،بحیثیت مومن، بحیثیت وارث نبی اس قرآن کی حفاظت کے لئے اس کو عام کرنے کیلئے ہمارے پیغمبر حضور اقدس ﷺ نے ہر طرح کے مصائب، تکالیف، ہر طرح کی مشکلات کا سامنا کر کے اس کو انسانوں تک پہنچایا ہے۔اور اسی طرح صحابہ کرام نے، اسی طرح ہمارے آئمہ مجتہدین نے اسی طرح اولیاء اللہ نے، اسی طرح صلحاء نے ہم آج اُن سب کے وارث ہوتے ہوئے ہم بھی یہی کام کریں گے۔شکریہ

جناب اسپیکر: ok thank you very much۔سرکاری کارروائی برائے قانون سازی۔

ا۔ قائمہ کمیٹی برائے محکمہ زراعت کی رپورٹ بر بلوچستان زرعی پیداواری منڈیوں کا مسودہ قانون مصدرہ 2025ء (مسودہ قانون نمبر 41 مصدرہ 2025ء) کا پیش و منظور کیا جانا۔

جناب اسپیکر: چیئرمین قائمہ کمیٹی برائے محکمہ زراعت کمیٹی کی رپورٹ بر بلوچستان زرعی پیداواری منڈیوں کا مسودہ قانون مصدرہ 2025ء (مسودہ قانون نمبر 41 مصدرہ 2025ء) کی بابت تحریک پیش کریں۔

جناب اسپیکر: قائمہ کمیٹی کے چیئرمین کون ہیں۔ مولانا صاحب۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ (چیئرمین قائمہ کمیٹی برائے محکمہ زراعت): حکومت والا تو پیش نہیں کرسکتا ہے۔

جناب اسپیکر: پڑھیں پلیز۔

چیئرمین قائمہ کمیٹی برائے محکمہ زراعت: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ میں ہدایت الرحمٰن چیئرمین قائمہ کمیٹی محکمہ زراعت تحریک پیش کرتا ہوں کمیٹی کی رپورٹ بر بلوچستان زرعی پیداواری منڈیوں کا مسودہ قانون مصدرہ 2025ء (مسودہ قانون نمبر 41 مصدرہ 2025ء) کو پیش کرنے کی مدت میں آج مورخہ 5 مئی 2026 تک توسیع دی جائے۔

جناب اسپیکر: تحریک پیش ہوئی۔

جناب اسپیکر: آیا تحریک منظور کی جائے؟

جناب اسپیکر: تحریک منظور ہوئی۔لہذا قائمہ کمیٹی برائے محکمہ زراعت کی رپورٹ بر بلوچستان زرعی پیداواری منڈیوں کا مسودہ قانون مصدرہ 2025ء (مسودہ قانون نمبر 41 مصدرہ 2025ء) کو پیش کرنے کی مدت میں آج مورخہ 5 مئی 2026 تک توسیع دی جاتی ہے۔

جناب اسپیکر: چیئرمین قائمہ کمیٹی برائے محکمہ زراعت کمیٹی کی رپورٹ بر بلوچستان زرعی پیداواری منڈیوں کا مسودہ قانون مصدرہ 2025ء (مسودہ قانون نمبر 41 مصدرہ 2025ء) پیش کریں۔

چیئرمین قائمہ کمیٹی برائے محکمہ زراعت: میں ہدایت الرحمٰن چیئرمین قائمہ کمیٹی محکمہ زراعت تحریک پیش کرتا ہوں کمیٹی کی رپورٹ بر بلوچستان زرعی پیداواری منڈیوں کا مسودہ قانون مصدرہ 2025ء (مسودہ قانون نمبر 41 مصدرہ

2025ء) کو پیش کرتا ہوں۔

جناب اسپیکر: قائمہ کمیٹی محکمہ زراعت تحریک پیش کرتا ہوں کمیٹی کی رپورٹ بر بلوچستان زرعی پیداواری منڈیوں کا مسودہ قانون مصدرہ 2025ء (مسودہ قانون نمبر 41 مصدرہ 2025ء) پیش ہوا۔

جناب اسپیکر: وزیر برائے محکمہ زراعت زرعی پیداواری منڈیوں کا مسودہ قانون مصدرہ 2025ء (مسودہ قانون نمبر 41 مصدرہ 2025ء) کی بابت تحریک پیش کریں۔منسٹر صاحب۔اریگیشن کوئی اور honorable from the treasury benches وزیر۔ضیاء لانگو صاحب آپ kindly پیش کریں اس کو۔

میر ضیاء اللہ لانگو (وزیر محکمہ داخلہ): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔میں ضیاء اللہ لانگو وزیر برائے محکمہ زراعت کی جانت سے تحریک پیش کرتا ہوں کہ بلوچستان زرعی پیداواری منڈیوں کا مسودہ قانون مصدرہ 2025ء (مسودہ قانون نمبر 41 مصدرہ 2025ء) کو کمیٹی کی سفارشت کے بموجب فی الفور زیر غور لایا جائے۔

جناب اسپیکر: تحریک پیش ہوئی۔

جناب اسپیکر: آیا تحریک منظور کی جائے؟

جناب اسپیکر: تحریک منظور ہوئی۔لہذا بلوچستان زرعی پیداواری منڈیوں کا مسودہ قانون مصدرہ 2025ء (مسودہ قانون نمبر 41 مصدرہ 2025ء) کو کمیٹی کی سفارشت کے بموجب فی الفور زیر غور لایا جاتا ہے۔

جناب اسپیکر: وزیر برائے محکمہ زراعت زرعی پیداواری منڈیوں کا مسودہ قانون مصدرہ 2025ء (مسودہ قانون نمبر 41 مصدرہ 2025ء) کی بابت اگلی تحریک پیش کریں۔جی منسٹر صاحب۔

وزیر محکمہ داخلہ: میں ضیاء اللہ لانگو وزیر برائے محکمہ زراعت کی جانت سے تحریک پیش کرتا ہوں کہ بلوچستان زرعی پیداواری منڈیوں کا مسودہ قانون مصدرہ 2025ء (مسودہ قانون نمبر 41 مصدرہ 2025ء) کو کمیٹی کی سفارشت کے بموجب منظور کیا جائے۔

جناب اسپیکر: تحریک پیش ہوئی۔

جناب اسپیکر: آیا تحریک منظور کی جائے؟

جناب اسپیکر: تحریک منظور ہوئی ۔لہذا بلوچستان زرعی پیداواری منڈیوں کا مسودہ قانون مصدرہ 2025ء (مسودہ قانون نمبر 41 مصدرہ 2025ء) کو کمیٹی کی سفارشت کے بموجب منظور کیا جاتا ہے۔

جناب اسپیکر: ۲۔ قائمہ کمیٹی برائے محکمہ داخلہ کی رپورٹ بر بلوچستان **witness protection** کا **(ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2026ء (مسودہ قانون نمبر 4 مصدرہ 2026ء) کا پیش و منظور کیا جانا۔**

صدر نشین قائمہ کمیٹی برائے محکمہ داخلہ کمیٹی کی رپورٹ بر بلوچستان witness protection کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2026ء (مسودہ قانون نمبر 4 مصدرہ 2026ء) پیش کریں۔ جی منسٹر صاحب۔ صدر نشین۔

صدر نشین قائمہ کمیٹی برائے محکمہ داخلہ: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ میں صدر نشین قائمہ کمیٹی برائے محکمہ داخلہ کمیٹی کی رپورٹ بر بلوچستان witness protection کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2026ء (مسودہ قانون نمبر 4 مصدرہ 2026ء) پیش کرتا ہوں۔

جناب اسپیکر: قائمہ کمیٹی برائے محکمہ داخلہ کمیٹی کی رپورٹ بر بلوچستان witness protection کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2026ء (مسودہ قانون نمبر 4 مصدرہ 2026ء) پیش ہوا۔ وزیر برائے محکمہ داخلہ بلوچستان witness protection کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2026ء (مسودہ قانون نمبر 4 مصدرہ 2026ء) کی بابت تحریک پیش کریں۔

وزیر محکمہ داخلہ: میں وزیر برائے محکمہ داخلہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ بلوچستان witness protection کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2026ء (مسودہ قانون نمبر 4 مصدرہ 2026ء) کو کمیٹی کی سفارشات کے بموجب فی الفور زیر غور لایا جائے۔

جناب اسپیکر: تحریک پیش ہوئی۔

جناب اسپیکر: آیا تحریک منظور کی جائے؟

جناب اسپیکر: تحریک منظور ہوئی۔ لہذا بلوچستان witness protection کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2026ء (مسودہ قانون نمبر 4 مصدرہ 2026ء) کو کمیٹی کی سفارشات کے بموجب فی الفور زیر غور لایا جاتا ہے۔ وزیر برائے محکمہ داخلہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ بلوچستان witness protection کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2026ء (مسودہ قانون نمبر 4 مصدرہ 2026ء) کی بابت اگلی تحریک پیش کریں۔

وزیر محکمہ داخلہ: میں وزیر برائے محکمہ داخلہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ بلوچستان witness protection کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2026ء (مسودہ قانون نمبر 4 مصدرہ 2026ء) کو کمیٹی کی سفارشات کے بموجب منظور کیا جائے۔

جناب اسپیکر: تحریک پیش ہوئی۔

جناب اسپیکر: آیا تحریک منظور کی جائے؟

جناب اسپیکر: تحریک منظور ہوئی۔ لہذا بلوچستان witness protection کا (ترمیمی) مسودہ قانون

مصدرہ 2026ء (مسودہ قانون نمبر 4 مصدرہ 2026ء) کو کمیٹی کی سفارشات کے بموجب منظور کیا جاتا ہے۔

جناب اسپیکر: ۳۔ **بلوچستان کنٹرول منشیات نشہ آور اشیاء کا مسودہ قانون مصدرہ 2026ء (مسودہ قانون نمبر 6 مصدرہ 2026ء)) کا پیش کیا جانا۔**

جناب اسپیکر: وزیر برائے محکمہ ایکسائز اینڈ اینٹی نارکوٹیکس بلوچستان کنٹرول منشیات نشہ آور اشیاء کا مسودہ قانون مصدرہ 2026ء (مسودہ قانون نمبر 6 مصدرہ 2026ء) پیش کریں۔

جناب محمد خان لہڑی (پارلیمانی سیکریٹری برائے محکمہ ایکسائز): میں محمد خان لہڑی پارلیمانی سیکریٹری برائے محکمہ ایکسائز اینڈ اینٹی نارکوٹیکس کی جانب سے تحریک پیش کرتا ہوں کہ بلوچستان کنٹرول منشیات نشہ آور اشیاء کا مسودہ قانون مصدرہ 2026ء (مسودہ قانون نمبر 6 مصدرہ 2026ء) پیش کرتا ہوں۔

جناب اسپیکر: بلوچستان کنٹرول منشیات نشہ آور اشیاء کا مسودہ قانون مصدرہ 2026ء (مسودہ قانون نمبر 6 مصدرہ 2026ء) پیش ہوا۔ لہذا اسے متعلقہ قائمہ کمیٹی کے سپرد کیا جاتا ہے۔ جی مجید بادینی صاحب آپ کی پرچی آئی تھی آپ کچھ بولنا چاہ رہے تھے۔

جناب عبدالمجید بادینی (پارلیمانی سیکرٹری برائے محکمہ ملازمتہائے امور عمومی نظم ونسق): اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ . اَعُوْذُبِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ۔بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۔ بہت شکریہ۔ محترم اسپیکر صاحب جناب سب سے پہلے میں ایف سی بلوچستان کا شکر گزار ہوں جن دوستوں نے پٹ فیڈر کے جو ناجائز پائپ تھے تقریباً اس وقت ڈیڑھ سو سے زیادہ غیر قانونی پائپ مین پٹ فیدر سے نکالے گئے ہیں۔ باقی ابھی تک ڈیڑھ سو پائپ تقریباً تین سو سے کچھ زیادہ pipes جو مین پٹ فیڈر پر لگائے گئے ہیں۔ اس کے علاوہ اسکے علاوہ میں منسٹر اریگیشن کا بھی شکر گزار ہوں کہ اُس نے اِس میں ایف سی کے ساتھ بھی تعاون کیا اور ہمارے علاقے کے زمینداروں کے ساتھ بھی۔ اور اسکے ساتھ ساتھ میں منسٹر اریگیشن کا اس پر بھی شکر گزار ہوں کہ وہ بڑے وقت کے بعد تقریباً سترہ سالوں کے بعد ہمارے نہروں کی دوبارہ سے بھل صفائی ہو رہی ہے، یہ بڑی خوش آئند بات ہے ہمارے علاقے کے لئے۔

جناب اسپیکر: very good

جناب عبدالمجید بادینی (پارلیمانی سیکرٹری برائے محکمہ ملازمتہائے امور عمومی نظم ونسق): اور جناب یہ گزارش یہ ہے کہ منسٹر صاحب بھی یہاں تشریف فرما ہیں میں گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ main پٹ فیڈر کے علاوہ جو ہماری ذیلی شاخیں ہیں اُن میں چار سو چودہ سے زیادہ پائپ غیر قانونی طور پر لگائی گئیں ہیں جو sanction شدہ پائپ ہیں جو منظور شدہ وہ تین سو انتیس ہیں۔ تو میں اپنے بھائی ہمارے بڑے بھائی ہیں صادق صاحب سے یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں اور

اُمید بھی رکھتے ہیں کہ وہ اس میں ہماری مدد کریں گے۔ سائیں اِس کے ساتھ ساتھ ہمارا ایک نوجوان جو پولیو کی ڈیوٹی پر تھا ہمارے ڈیرہ اللہ یار سے اس کا تعلق ہے ہمارے جعفر آباد سے مگر اس کی ڈیوٹی تھی اس وقت نصیر آباد میں ڈیرہ مراد جمالی میں وہ وہاں پر شہید کئے گئے ہیں سائیں۔ آج تک اس کے قاتل نہیں پکڑے گئے ہیں اس کے لئے میں حکومت بلوچستان وزیر داخلہ صاحب بھی یہاں تشریف رکھتے ہیں میں اُس سے گزارش کرتا ہوں کہ ہمارے نوجوان شہید فرمان برانی صاحب جو پولیو کی ڈیوٹی پر تھے شہید ہوگئے اُس کے قاتلوں کو فی الفور پکڑا جائے اور قرار واقعی سزا دی جائے۔ بہت شکریہ جناب اسپیکر۔

جناب اسپیکر: محترمہ کلثوم نیاز صاحبہ۔

محترمہ کلثوم نیاز بلوچ: شکریہ جناب اسپیکر! گزشتہ دنوں جو ہے وہ بلوچ اسٹوڈنٹس آرگنائزیشن بجار کے سینئر وائس چیئرمین بابل ملک بلوچ کو جو ہے وہ پولی ٹیکنک کالج کے ہاسٹل سے جبری طور پر گمشدہ کیا گیا اِس کی نہ صرف ہم مذمت کرتے ہیں یہ ایک بہت ہی تشویشناک واقعہ ہے اور بنیادی انسانی حقوق کی جو ہے وہ سنگین خلاف ورزی ہے۔ بابل ملک بلوچ ایک پُر امن سیاسی کارکن ہیں جنہوں نے ہمیشہ جو ہے وہ students politics کو فروغ دیا بلوچستان میں ہونی والی ناانصافیوں پر بھرپور انداز میں جو ہے ہر فورم پر آواز اُٹھائی اور وہ نیشنل پارٹی کے students wing سے وابسطہ ہیں تو ہم اُس کی رہائی کا مطالبہ کرتے ہیں اور اِس کے ساتھ ساتھ بلوچستان میں جتنے لاپتہ افراد ہیں۔۔

محترمہ کلثوم نیاز بلوچ: بلوچستان میں جتنے لاپتہ افراد ہیں اُن سب کی نا صرف رہائی کا مطالبہ کرتے ہیں بلکہ یہ بھی بتانا چاہتے ہیں کہ آج کے حالات کو اگر ہم دیکھیں تو بلوچستان اِس نہج پر پہنچ گیا ہے کہ کوئی بھی شہری جو ہے وہ پر امن طور پر کسی بھی سڑک پر جو ہے یا اپنے آبائی جو گاؤں ہیں یا اپنے آبائی گھر ہیں وہاں پر جو ہے وہ جا نہیں سکتا بلوچستان کی امن و امان کی صورتحال یہ ہے تو ہم سمجھتے ہیں کہ بلوچستان کے مسئلے کو جو ہے وہ سنجیدگی سے لیا جائے اور جتنے پُر امن سیاسی کارکن ہیں اُن جو ہے وہ بازیاب کیا جائے اگر اُن پر کوئی الزام ہے تو اُنہوں عدالتوں میں پیش کیا جائے۔ بہت شکریہ۔

جناب اسپیکر: آغا عمر صاحب۔

پرنس آغا عمر احمدزئی (پارلیمانی سیکرٹری بہبود آبادی): شکریہ جناب اسپیکر صاحب۔حسبنا اللہ نعم الوکیل ۔ اسپیکر صاحب ایک چیز میں کہنا چاہتا ہوں کہ ملاؤں نے جو ہے نہ اسلام کا ٹھیکہ نہیں لیا ہوا ہے۔ جس میں ایمان ہے اور جس نے جو کلمہ گو ہے وہ سب مسلمان ہیں۔ تو اِس میں سب سے پہلے میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ شاہ ولی اللہ بابا نے ایک خط لکھا احمد شاہ ابدالی کو کہ ہندوستان میں مسلمان جو ہیں اُن پر بڑا ظلم ہو رہا ہے جبر ہو رہا ہے تو اُس کے لیے اُنھوں نے فوجیں بنائی اور خان نصیر خان نوری کو وہ خط لکھا کہ ہم جا رہے ہیں جہاں مسلمانوں کو ظلم و جبر ہو رہا ہے تو ہم اِس جنگ میں

شامل ہوتے ہیں۔تو کوئی 45 ہزار فوج افغان اور کوئی 35 ہزار فوج بلوچ یہاں سے نکلے تو وہ جنگ اُدھر لڑنے گئے اسلام کی خاطر وہ کوئی ملا نہیں تھے وہ سارے ایمان والے تھے۔تو ہمیں ایک چیز clear کرنا چاہیے کہ صرف یہ چیز ملاؤں کے لیے نہیں ہے ہر مسلمان کے لیے ہے اور جس میں بلوچ جو خان نصیر خان نوری کے ساتھ گئے تھے اُس میں 10 ہزار شہید ہوئے وہاں سے۔کتنے جی۔10 ہزار۔جس میں سے ڈیڑھ سو وہ اپنے ساتھ لوگوں کو واپس لے کر آئے تھے جو ضروری لوگ تھے اُن کے پیٹ صاف کیئے گئے اُن کو نمک لگایا گیا اور اُن کو اُونٹوں پر واپس لا کر اِدھر سپر دخاک کیا گیا۔تو مَیں کہنا چاہتا ہوں کہ جس میں ایمان ہے اُس کو ملاؤں کی ضرورت نہیں ہے وہ ایمان اللہ کی طرف سے ہمیں ملا ہے جب ہم کلمہ گو ہوتے ہیں۔اور اُس کے بعد نصیر خان نوری کی والدہ اُن کے ساتھ تھیں جن کی وجہ سے کوئٹہ اُن کو شال میں تحفہ دیا گیا تو یہ جو کہا جاتا ہے کوئٹہ کا وہ ایک تحفے میں شالکوٹ اِس کا نام تھا اور افغانستان کے بادشاہ کی طرف سے وہ اُن کو تحفہ دیا گیا۔دوسری بات میں کہوں آپ کو کہ جب آپ کے ہندوستان میں جس طرح مولانا صاحب کہہ رہے تھے کہ ایک سخت وقت آیا تھا جس کی وجہ سے پاکستان قیام میں آیا۔تو اُس کی ایک وجوہات بتاؤں قائداعظم محمد علی جناح صاحب ہمارے lawyer تھے اور وہ خان احمد یار خان صاحب کے پاس آئے کہ ہم ایک تحریک شروع کر رہے ہیں ہندوستان میں تو آپ کی مالی مدد کی ہمیں ضرورت ہے۔ہم انڈین مسلم لیگ بنانے جا رہے ہیں تو اُس میں جو اُن کی طرف مالی مدد ہوئی قائداعظم صاحب کو سونے میں تولا گیا اور اُن کی بہن کو چاندی میں تولا گیا یہ پاکستان کے لیے نہیں تھا یہ اُنہوں نے دیا اُس تحریک کے لیے جو ہندوستان میں انڈین مسلم لیگ کے نام سے وہ تحریک شروع ہوئی تو اُس میں بھی ہم پیش قدم تھے بلوچ۔جس سے وہ تحریک کامیاب ہو کر پاکستان ہندوستان سے الگ ہوا اور اُس کے بعد تو پھر قائداعظم صاحب تشریف لائے کہ ایک ملک اسلام کے نام پر بڑھ رہا ہے تو آپ اُس میں ہماری مدد کریں کہ بلوچستان کو اس کے ساتھ الحاق کریں تو وہ الحاق صرف اللہ اور رسول ﷺ کے نام پر ہوا تھا۔اور کسی وجہ سے نہیں اسلام کے نام پر ہوا تھا تو پھر احمد یار خان کوئی ملا نہیں تھے وہ ایمان والے تھے تو جس کی وجہ سے ریاست قلات ایک اسلامی ریاست تھی آج بھی پورے بلوچستان۔ excuse me میر صاحب، میر صاحب۔

جناب اسپیکر: Attention please

پارلیمانی سیکرٹری بہبود آبادی: تو اُس میں ریاست قلات ایک اسلامی ریاست تھی جس کی وجہ سے آج بھی بلوچستان کے مختلف علاقوں میں آپ جائیں دیکھیں قاضی کورٹس ہیں اور ہم نے صرف اللہ اور رسول ﷺ کے نام پر کیا۔جس میں احمد یار خان صاحب کو کہا گیا تو اُنھوں نے کہا کہ مَیں اپنے دیوان خاص اور دیوان عام سے پتہ کروں کہ اِس میں ہم جا سکتے ہیں یا نہیں جا سکتے ہیں۔جس میں حضور پاک ﷺ کی بشارت ہوئی خواب نہیں دیکھا بشارت ہوئی کہ ایک ملک

میرے نام پر بن رہا ہے اور احمد یار خان تم سوچ رہے ہو۔ اِس وجہ سے یہ الحاق ہوا بلوچستان کا پاکستان کے ساتھ تو مَیں صرف میرے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ ہم سارے دیندار ہیں ہم سارے ایمان والے ہیں اور ہم جو ہیں اپنی مسجدوں کو اپنے جو ہمارے مدارس ہیں اُن کو تحفظ ہمیں دینا ہے کیونکہ جو ہمارے سب کی طرف سے ایک ہر کسی نے اپنا حصہ ڈالا ہے جو ہندوستان سے مسلمان آئے جو پاکستان میں تھے اور جو بلوچستان میں سب کا حصہ ہے تو اپنے قبلے کو درست کریں ہم اپنی مساجد اور اپنے مدارس کو تحفظ دیں۔ یہ پہلی بات۔ دوسری بات یہ ہے جی کہ last time، سی ایم صاحب اِدھر تھے اُنھوں نے کہا تھا ہمارے تین بچے شہید ہوئے جس میں ہمارا اسرار تھا قلندرانی ایک خالد ساسولی تھے اور ایک حزب اللہ ساسولی تھے۔ تو اُن کے لیے سی ایم صاحب نے کہا تھا کہ ایک کمیٹی بنائیں تو آپ نے کہا نہیں تو kindly وہ ایک کمیٹی بنے جس میں ہوم منسٹر صاحب ہوں اپوزیشن لیڈر ہوں اور اِس میں مجھے kindly ڈالیں کہ یہ بچے شہید ہوئے ہیں اِن کے کیوں کس وجہ سے ہوئے ہیں اور وہ جو کم سے کم جس نے غلط کیا ہے چاہے جو بھی ہو وہ قابل مذمت ہے اور اس کو کیفر کردار تک پہنچانا ہے۔

جناب اسپیکر: ٹھیک ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری بہبود آبادی: ٹھیک ہے جی! اور تیسری بات یہ ہے کہ جی سریاب میں آج کل ہمارے کیچی بیگ سردے اور اِس علاقوں میں بہت زیادہ لوڈ شیڈنگ ہو رہی ہے ہم نے دو تین دفعہ یہ آواز اُٹھائی مگر یہ ہے کہ اُن کو call بھی کیا تو یہ دن بہ دن پہلے جی بہانہ یہ تھا کہ ٹیوب ویلز بہت لگے ہوئے ہیں، آج سارے جتنے کوئٹہ ٹیوب ویلز ہیں وہ سارے solarized ہو چکے ہیں، تو اِس میں بھی kindly اِن پر بھی ایک کمیٹی آپ کو بنانا چاہیے کہ یہ صرف میرے حلقے کا نہیں ہے مَیں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ پورے کوئٹہ کا ہے اور اِس پر ہمیں ایک stand لینا چاہیے اور اِس کمیٹی میں اِن کو پیش ہونا چاہیے۔ تو یہ دو تین چیزیں ہیں جو ضروری ہیں آخری بات کروں گا چند دن پہلے پٹواریوں کی نوکری کا اگر آپ نے دیکھا ہوگا سوشل میڈیا پر بہت چلا ہے، کوئی پچاس ہزار ہمارے بچے اور بچیاں لائنوں میں کھڑے رہے ہیں اور تین سو نوکریوں کے لیے تو مَیں سمجھتا ہوں کہ جی حکومت کو اور decision makers ہیں اُن کو ایک چیز سمجھنا چاہیے کہ جہاں دوسری طرف سے ایک کلاشنکوف 50 ہزار روپے اور موٹر سائیکل دی جا رہی ہے۔

جناب اسپیکر: جی ہاں یہ point آپ کو بالکل valid ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری بہبود آبادی: تو ہمیں اپنے بچوں کے لیے اور ہمیں اپنے لوگوں کے لیے اپنے نوجوانوں کے لیے یہ stand لینا چاہیے کہ نوکریوں کا صرف بہانہ نہیں بنائیں ہم sure طریقے جو ہمارے بچے دھوپ میں کھڑے ہوئے تھے بچیاں دھوپ میں کھڑی ہوئی تھیں اُن کے لیے ہمیں ایک stand لینا چاہیے اِس August House کو لینا

چاہیے سارے ممبرز کو لینا چاہیے کہ ان کو نوکریاں فراہم کریں۔ بڑی مہربانی۔

جناب اسپیکر: Thank you بالکل یہی روزگار بھی ہے اور یہ ایک فلاحی ریاست کی ذمہ داری بھی ہے۔ مینا مجید صاحبہ۔

پارلیمانی سیکرٹری بہبود آبادی: ایک چیز ہمارے ساتھیوں نے شیخ زید کے لیے بات کی تو میں late آیا تھا۔

جناب اسپیکر: آپ آجائیں کل آپ بھی آئیں۔

پارلیمانی سیکرٹری بہبود آبادی: کل میں آتا ہوں تو یہ بہت ضروری ہے کہ جی شب خون نہیں مارنا چاہیے اور اِس میں ایک اور چیز add کروں گا کہ (ولی جیٹ) village aid سے آدھی مشینری یہ پہلے بھی اُٹھا کر لے گئے چُرا کر لے گئے ہیں village aid کے عوام نکلے ہیں اور اُنھوں نے یہ معاملہ روکا ہے۔

جناب اسپیکر: اچھا میں تھوڑا سا یہ سیکرٹری صاحب نے مجھے تھوڑا سا یہ update کیا ہے یہ جو ہم نے شیخ زید کے متعلق جو کمیٹی بلائی تھی میٹنگ بلائی تھی سیکرٹری صاحب آج گئے ہیں اسلام آباد اُن سے رابطہ ہوا ہے وہ کہہ رہے ہیں monday کو میں sunday کو واپس آؤں گا اور monday کو آکر سب کو brief کروں گا۔ تو coming monday میں اِنشاءاللہ تعالیٰ آپ کو timing اطلاع کر دی جائی گی آپ مہربانی کر کے۔ اپنا آغا صاحب آپ بھی اُس میں شامل ہو جائیں۔

پارلیمانی سیکرٹری محکمہ بہبود آبادی: اِس میں اسپیکر صاحب ایک چیز میں کہوں گا کہ یہ جو اپنی explanation دے رہے تھے اُس میں ایک چیز دیکھنی چاہیے کہ village aid کچھ عرصے پہلے آدھی مشنری اِسی طرح لے گئے ہیں جس میں عوام نکلی ہے اور اُنھوں نے روکا ہے یہ معاملہ تو اِس پر ضرور نوٹس لینا چاہیے۔

جناب اسپیکر: ٹھیک ہے۔ مینا مجید صاحبہ۔ وہ خیر ہے وہ اُس کی باری آرہی ہے آپ کو موقع ملے گا۔ اُس کی باری آرہی ہے اُنھوں نے پرچی بھجوائی ہے اسی پر بولنا ہے آپ نے پھر اِس کو response کرنا ہے تشریف رکھیں پلیز۔ جی مینا مجید صاحبہ۔

محترمہ مینا مجید بلوچ (مشیر وزیر اعلیٰ برائے امور نوجوانان و کھیل): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ سر! آپ کا بہت شکریہ میں اِس مہینے کی مناسبت سے معرکہ حق پر بولنا چاہوں گی آپ سب کو یاد ہوگا کہ 09 مئی کا دن جو افواج پاکستان نے جس طرح کامیابی حاصل کی میں سمجھتی ہوں پوری اقوام پاکستان کے لیے خوشی کا دن ہے۔ یہ دن ہمیں یاد دِلاتا ہے کہ پاکستان کا دفاع ناقابل تسخیر ہے اور پاکستان دفاعی طور پر ایک مضبوط ملک ہے۔ جناب اسپیکر! اِس دن کے مناسبت سے میں یہ کہنا چاہوں گی کہ وہ کہتے ہیں بڑی مشہور کہاوت ہے کہ کوئی طاقت رکھتے ہوئے بھی خاموش بیٹھے، کوئی طاقت رکھتے

ہوئے بھی peace کو جو ہے وہ promote کریں peace کا دامن تھامے رکھے تو اُس کو نہیں چھیڑنا چاہیے اگر وہ چڑ گیا تو آپ کے سارے تار ہل جائیں گے آپ پورے درہم برہم رفع دفع ہو جائیں گے۔ تو بالکل انڈیا کے ساتھ یہی ہوا افواج پاکستان پوری طاقت رکھتے ہوئے بھی امن کا دامن وہ قائم رکھتے ہوئے بیٹھا تھا تو دشمن کو سوجا رات کی تاریکی میں اُس نے وطن عزیز پر حملہ کیا لیکن صرف ایک ہی رات میں افواج پاکستان نے دشمن کو وہ سبق سکھایا وہ ذلت رسوائی دشمن کے نصیب میں کی جو رہتی دنیا تک یاد رکھا جائے گا۔ اِس دن کے مناسبت سے میں خراج تحسین پیش کرنا چاہوں گی فیلڈ مارشل سید عاصم منیر کو کہ اُن کی قیادت میں فوج میں اُن کی قیادت میں جس طرح پاکستان کا گراف بڑا ہے جس طرح پاکستان کا قد بلند ہوا ہے جس طرح پاکستان کو اُٹھایا گیا ہے پوری دُنیا کے سامنے کہ پاکستان کو اس level سے یہاں تک پہنچایا گیا تو ان کا بہت بڑا کردار ہے جس جُرات مندی کے ساتھ جس بہادری کے ساتھ، جس ایمانداری کے ساتھ اور پاکستان کے ساتھ جس محبت کے ساتھ، پاکستان کو لے کر چل رہے ہیں نہ صرف افواج پاکستان بلکہ ہمارے جو لیڈران ہیں ہماری وزیر اعظم ہیں مسلم لیگ نون سے، صدر پاکستان ہے پیپلز پارٹی سے، جو ایک خوبصورت ہم گلدستہ دیکھتے ہیں پاکستان کا کہ پاکستان کی سیاسی جماعت۔ اقوام پاکستان اور افواج پاکستان ایک page پر ہو کر پاکستان کی بلندی، پاکستان کی ترقی، پاکستان کی خوشحالی کے لیے سوچ رہے ہیں اور ہمیں فخر محسوس ہوتا ہے کہ عالمی جنگ جو چھڑ گئی تھی پوری دُنیا میں جس میں ایران اور امریکہ کے وجہ سے پورا middle east اُس سے affect ہو رہا تھا پورا middle east اُس سے جو ہے اس کو تکلیف اُٹھانی پڑ رہی تھی پوری دُنیا میں کسی نے نہ یہ ہمت کی نہ کسی کی یہ جرات بنی خود کو بہت بڑے ملک کہتے ہیں بہت بلند بالا خوبصورت مقامات اُنہوں نے بنائے ہیں بہت خوبصورت سڑکیں اُنہوں نے بنائی ہیں بہت کچھ کیا ہے اپنی سے وہ سنگار میں، لیکن کسی کی یہ ہمت نہیں ہوئی کہ اِس عالمی جنگ میں اپنا کردار ادا کریں وہی پاکستان جس کو بہت حقیر سمجھا جاتا تھا لیکن پاکستان نے اِس پورے امن کو لانے میں جو اپنا قلیدی کردار ادا کیا جس طرح سے پاکستان کی وزیر اعظم اور پاکستان کا ایک ٹیم نہ صرف امریکہ گیا نہ صرف ایران گیا بلکہ بار ہا مذاکرات سے امن لانے کی کوشش کی پوری دُنیا میں تو پاکستان کا جو یہ قد بلند ہوا ہے اِس میں جو خراج تحسین جو بہت اہم کردار ہے میں سمجھتی ہوں کہ فیلڈ مارشل سید عاصم منیر صاحب کا ہے صدر پاکستان آصف علی زرداری صاحب کا ہے، وزیر اعظم میاں شہباز شریف صاحب کا ہے۔

جناب اسپیکر: Thank you

مشیر محکمہ کھیل وامور نوجوانان: اور افواج، اقوام پاکستان کا ہے ہمیں خوشی ہوتی ہے ہمیں فخر محسوس ہوتا ہے تو آج کے دن کی مناسبت سے خراج تحسین پیش کرتی ہوں ان تمام لیڈرشپ کو۔

جناب اسپیکر: Thank you, thank you very much۔ٹرالر مافیا پر مولوی صاحب۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔بہت شکریہ اسپیکر صاحب! پہلے بھی میں نے پہلی قرارداد صوبائی اسمبلی نے جو پاس کی ہے اور ٹرالر مافیا کے خلاف۔

جناب اسپیکر: مولوی صاحب اِس سے پہلے کہ آپ آگے چلیں میں تھوڑا سا آپ کو تھوڑا سا رولز کی اور بھی بتا دوں۔ رولز کے مطابق آپ ہاؤس کے اندر بینرز آویزاں نہیں کر سکتے ہیں۔ چونکہ آپ نے آج کیے ہیں شاید آپ کو نہیں علم ہوگا it is ok, next time future کے لیے تقریباً آپ کے نوٹس میں ہو۔please continue کریں۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: جزاک اللہ۔تو یہ پہلی قرارداد جو ہم نے پاس کی صوبائی اسمبلی نے ٹرالر مافیا کے خلاف، پہلی قرارداد تقریباً جو سائل بلوچستان ہیں محکمہ فشریز کی رپورٹ کے مطابق سالانہ 200 ارب روپے کی مچھلی یہ ٹرالر مافیا چوری کر کے لے جاتے ہیں۔خود محکمہ فشریز بلوچستان کی رپورٹ ہے کہ سالانہ 200 ارب ہمارا جو PSDP ہے جو ڈویلپمنٹ بجٹ ہے اور 200 ارب ہے اور ہمارے بلوچستان سے جو مچھلی چوری کر کے ظالم لے جاتے ہیں 200 ارب روپے کا اور اسی طرح جناب اسپیکر! 70 فیصد خود محکمہ فشریز کی رپورٹ ہے 70 فیصد مچھلی ہے چوری کرتے ہیں جیونی سے لے کر گڈانی اور ڈھام تک صرف 30 فیصد مچھلی ہمارے ماہی گیروں کے مقدر میں آتی ہے وہ 70 فیصد یہ چوری کر کے لے جاتے ہیں۔یہ چیختے ہیں ہم بار بار چیختے ہیں بتا رہے ہیں کہ یہ ٹرالر مافیا وہ ایک بھی بلوچستان کا رجسٹرڈ نہیں ہے یعنی اگر ہزار 1500 ٹرالرز ہیں ایک بھی صوبہ بلوچستان کا رجسٹرڈ نہیں ہے وہ سب سندھ کے ہیں۔اچھا یہ fishing بھی illegal fishing ہے اِس کے باوجود بھی ابھی کل جناب اسپیکر! کل اور ماڑا میں بڑی تعداد میں آئے، ضلع لسبیلہ میں تو دن دہاڑے کرتے ہیں وہ کوئی چیخ و پکار نہیں ہے وہاں ماہی گیر بھی شور نہیں کرتے، وہاں بھی کوئی خاموشی ہے اس لیے وہاں شور نہیں ہوتا لیکن میرے ضلع میں تو ماہی گیر ویڈیو بھی بناتے ہیں ماہی گیر چیختے بھی ہیں ہم شور بھی کرتے ہیں اور ٹرالرز کا ویڈیو بھی بناتے ہیں۔تو کل اور ماڑا میں اُنہوں نے حملہ کیا بڑی تعداد میں ماہی گیروں پر، پسنی میں ماہی گیروں پر بڑی تعداد میں حملہ کیا جیونی میں بھی حملہ کیا، منسٹر صاحب بیٹھے ہیں دیکھیں یہ دو سال سے برکت صاحب یہ منسٹر ہیں میں فلور پر کہہ رہا ہوں یہ جب تک ٹرالر سے پیسے کی لین دین نہ ہو یا نہیں آتے۔ان ٹرالرز سے پیسوں کی لین دین ہوئی ہے کس نے کی ہے؟ منسٹر صاحب تحقیقات کریں بغیر پیسے کے نمبرنگ کے بغیر یہ نہیں آتے اِس میں کوئی جُرات نہیں ہے اِن کو، اِس میں بغیر numbering کے بالکل نہیں آتے بالکل جُرت کے ساتھ ایک ڈاکو ہیں اور جُرت کے ساتھ آکر کے ہمارے ماہی گیروں پر حملہ کرتے ہیں جالوں کو نقصان پہنچاتے ہیں اور ہمارے نسل کشی کرتے ہیں سمندری، اتنے چھوٹے چھوٹے مچھلی اتنی اتنی چھوٹی چھوٹی مچھلی ظلم نہیں ہے؟ اتنی چھوٹی میں جو آپ کو بتا رہا ہوں یہ یہ مچھلی لیجاتے ہیں۔

ہمارے فشریز ایکٹ میں جال کا سائز بھی ہے لیکن اتنے چھوٹے چھوٹے مچھلیاں ظالم پوری سمندری نسل ہم ناکام ہیں ہم پورے ناکام ہیں۔تو کیا محکمہ فشریز کل جو ہے اور ماڑا کا جو اور ماڑا جب حملہ ہوا تو میں نے اور AD اور ماڑا فشریز سے رابطہ کیا کہہ رہا ہے میں کراچی میں ہوں۔اچھا پسنی کا حملہ ہوا میں نے AD پسنی فشریز سے رابطہ کیا کریں میں کراچی میں ہوں اچھا دونوں AD fisheries برکت صاحب کو بھی میں نے کہا آپ کے جو فشریز کے لوگ ہیں وہ کراچی میں کراچی کے ٹرالر اور ماڑا پسنی میں ہیں۔یہ کوئی مسئلہ تو نہیں ہے اندر؟ کوئی لین دین تو نہیں ہے؟ تو برکت صاحب تو بار بار مجھے کہتے ہیں کہ اِن کو نہیں چھوڑوں گا، اِن کو نہیں چھوڑوں گا، اِن کو نہیں چھوڑوں گا آیا برکت صاحب کی بات کو مانتا نہیں ہے؟ CM بلوچستان کی بات کوئی نہیں مانتا؟ CM بلوچستان اسمبلی فلور پر کہتے ہیں میں کوئی برداشت نہیں کروں گا اور برکت صاحب بھی مجھے کہتے ہیں برداشت نہیں کروں گا، تو یہ آتے کیسے ہیں؟ فشریز والے کہاں پر ہیں؟ تو یہ میں کہتا ہوں میں برکت صاحب کو، آپ کو بھی کہہ رہا ہوں کہ یہ بغیر پیسے کے فی ڈالر 4 ,4 لاکھ روپے، فی ٹرالر 3 ,3 لاکھ روپے، فی ٹرالر 5,5 لاکھ روپے، بالکل طے ہے بالکل طے ہے، کون لے رہا ہے؟ میں کسی کو بھی الزام نہیں لگا رہا ہوں کوئی اِس کے بغیر یہ بالکل آنے کی جُرات نہیں کرتے۔

جناب اسپیکر: اور کتنے ٹرالرز ہیں؟

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: یہ رجسٹرڈ ٹرالرز جو سندھ میں ہیں 1500 سے زائد ہیں۔

جناب اسپیکر: نہیں نہیں جس کے اُوپر یہ amount لی جارہی ہے وہ unregistered۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: یہ تو numbering کرتے ہیں جناب اسپیکر! یہ جو نمبرنگ ہوتی ہے اُس کو نمبر آلاٹ کرتے ہیں میں کہتا ہوں فشریز والے پہلے نمبر آلاٹ کرتے تھے اور پھر اُن کے باقاعدہ نمبر ہوتا ہے کہ فلاں ٹرالر کو نہیں پکڑنا ہے یہ بھی سینکڑوں میں، میں ہزاروں نہیں کہہ رہا ابھی ہزاروں کی تعداد میں تو نہیں ہے لیکن سینکڑوں کی تعداد میں ضرور ہیں۔

جناب اسپیکر: سینکڑوں میں ہیں؟

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: جی ہاں۔اور ماڑا سے لے کر ضلع لسبیلہ میں تو کل عام ہے۔ضلع لسبیلہ میں کوئی مزاحمت عوام کی طرف سے ماہی گیروں کی طرف سے کوئی رکاوٹ نہیں ہے وہ دن کو بھی کرتے ہیں رات کو بھی کرتے ہیں لیکن ضلع گوادر کی ماہی گیر احتجاج کرتے ہیں وہ وِیڈیو بناتے ہیں اور لڑتے ہیں ٹرالر سے باقاعدہ وِیڈیو بناتے ہیں اور احتجاج کرتے ہیں۔اِس لیے وہاں چوری چھپے آجاتے ہیں حملہ کرتے ہیں چلے جاتے ہیں فشریز غائب ہوتا ہے۔میں اِس لیے میں نے پکڑا ہے آپ کہتے ہیں illegal ہیں۔ہمارے ہزاروں ماہی گیر جناب اسپیکر! ہمارے بلوچستان میں فیکٹریاں

نہیں ہیں، بارڈر بند ہے، بارڈر آپ نے بند کیا ہے، سمندر ٹرالر کے حوالے ہو جائے تو اب لوگ کہاں کیا کھائیں گے لوگ؟ 70 فیصد میرے مچھلی ٹرالر والے لے جائیں؟ 200 ارب روپے کی مچھلی چار ٹرالر والے لے جائیں۔ میرے ماہی گیروں کی مچھلی بھی چوری کر کے لے جائیں اور بارڈر بھی بند کرتے ہیں آپ؟ اب بتائیں فیکٹریاں ہیں نہیں اور ابھی بتائیں آغا صاحب نے بتایا کہ 300 پٹواریوں کے لیے 50 ہزار نوجوان دھوپ میں کھڑے ہیں وہ ہزاروں ماہی گیر ٹرالر بے وزگار کرے تو یہ ہم یہ ٹرالر والوں کا مقابلہ نہیں کر سکتے؟ یہ جو ٹرالر ہیں۔۔

جناب اسپیکر: ٹھیک ہے منسٹر صاحب کو reply کرنے دیں۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: تو میرے خیال میں منسٹر صاحب اِس کے جو تحقیقات بھی کریں اور یہ بتائیں گے یہ میں بالکل منسٹر صاحب کو کہہ رہا ہوں کہ پیسوں کا لین دین ضرور ہے منسٹر صاحب، پیسوں کا لین دین ہے، بغیر پیسوں کے ٹرالر نہیں، فی ٹرالر 4 لاکھ 5 لاکھ ضرور ہے کون لے رہا ہے؟ کون نہیں لے رہا؟ اِس کی تحقیقات منسٹر صاحب کریں۔

جناب اسپیکر: ok, ok please منسٹر صاحب۔ Minister fisheries۔

حاجی برکت علی رند (پارلیمانی سیکرٹری محکمہ ماہی گیری و کوسٹل ڈویلپمنٹ): جناب مولانا صاحب کہتے ہیں کہ پیسے کا لین دین ہے مولانا صاحب ثابت کرے ثبوت کرے اور جس بندے نے پیسہ لیا میں اُس کے اُوپر انکوائری کروں گا اور اُس کو نوکری سے suspend کروں گا نمبر ایک۔ دوسرا یہ ہے کہ جیونی میں پچھلے دنوں میں پچھلے دو مہینے پہلے یہ جو جتنے تیل والی لانچیں آتی ہیں Kayak ہیں بالکل سمندر کو اِنہوں نے کیا آلودہ جیونی والے لوگوں نے ہڑتال کیا خود لانچ والوں نے ہڑتال کیا ہے میرے بندے فشریز کے وہاں پر گئے ہیں۔ ہڑتال میں بھائی ہڑتال ختم کرو اُس نے بولا بھائی ہڑتال ہم ختم نہیں کریں گے کہ ہمارے مچھلیاں تباہ ہو رہی ہیں ہمارے پاس مچھلیاں مر رہے ہیں یہ پانی میں لا رہے ہیں اور پانی کے اندر یہ ڈیزل گر رہے ہیں اور ڈیزل سے تباہی پھیل رہی ہے وہاں پر اموات ہو رہی ہیں اور ساری مچھلیاں مر رہی ہیں نمبر ایک۔ دوسرا جو مولانا صاحب کہتے ہیں ٹرالرز آتے ہیں مولانا صاحب سے پوچھیں میرے سامنے بیٹھے ہوئے ہیں مولانا نے جس دن مجھے فون کیا ہے میں نے اُسی دن گشت بھیجا ہے میرے موبائل کے اندر ہے اُسی دن۔ میرا صبح تین تین گشت جا رہا ہے وہاں پر کوئی ٹرالر نہیں ہے۔ ہاں 12 nautical کے بعد 15, 14 nautical , 16 nautical , 20 nautical وہ میرا ایریا نہیں ہے اُدھر میں نہیں جا سکتا ہوں وہ میرا ہے نہیں اور وہ 12 nautical کے بعد اُن کے بندے جاتے ہیں تصویر نکالتے ہیں کہ بھائی یہ 12nautical کے اندر ہے۔ 12nautical کے پہلے اگر کوئی بندہ آیا میں ثابت کرنے کے لیے تیار ہوں آپ ثابت کریں۔ ایسے الزام لگانے میں صبح صبح اُٹھتے ہیں اِن کے بندے وہ لانچ ہے ابھی میں تصویر دکھاتا ہوں تصویریں بھی صاف ظاہر نہیں

ہیں سر۔تقریباً دوسوکلومیٹر،سوکلومیٹر کے فاصلے میں تصویر نکالتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ لانچ آ گئے سمندر آ گئے۔بھئی سمندر ہے بہت بڑا گہرا سمندر ہے اس کو میں کہاں 12 nautical میرا ایریا ہے 12 nautical میں آئے آپ مجھے ثبوت دیں اور جتنے ٹرالر میں نے سمندر کو کنٹرول کیا آج تک پچھلے تیس سال سے تک کسی نے کنٹرول نہیں کیا ہے۔

جناب اسپیکر: یعنی 12 nautical mile کے بعد جو کچھ ہے وہ آپ کا area ہی نہیں ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری محکمہ ماہی گیری وکوسٹل ڈویلپمنٹ: جی وہ تو ہمارا area نہیں ہے۔ 12 nautical کے بعد نیوی کا ہے کوسٹ گارڈ ہے اُن کا ایریا ہے۔میرا 12 nautical ہے اور اس دوران میں جب سے میں آیا ہوں تقریباً چالیس ٹرالرز پکڑ کر میں نے کیس بنائے ہیں چالیس ٹرالرمیں نے کیس بنائے ہیں۔ثبوت ہے ثابت ہے۔اور اُس کے بعد مولانا صاحب خود گواہی دیتے ہیں میرے بندے گئے ہیں وہاں پر فائرنگ بھی کیا ہے دونوں طرف سے فائرنگ ہوئی ہے۔میں نے تصویریں مولانا صاحب کو بھیجیں ہیں میں نے بولا فائرنگ ہوئی ہے۔اور مولانا صاحب نے بولا good پوچھیں مولانا صاحب بیٹھے ہوئے ہیں۔اور جب بھی مولانا صاحب نے کہا ہے میں نے اُنہیں اُسی ٹائم پیٹرولنگ کے لیے بھیجا ہے گشت بھیجا ہے وہاں پر مَیں نے۔ابھی اس وقت سمندر کے وہ حالات ہے کہ کوئی نہیں جا سکتا ہے سمندر میں لہریں اتنی تیز ہے یہ چھوٹی boat اُلٹ جاتی ہیں۔مولانا خود وہاں پر ماہی گیر ہے اُس کو پتہ ہے کہ بھئی وہاں پر چھوٹی boat۔کیوں کہ ہمارے پاس gun boats نہیں ہیں ہمارے پاس چھوٹی boats ہیں۔اگر مولانا صاحب کا ایک بھائی اپنا ناخدا ہے لانچوں کا مولانا کے ساتھ میں گارنٹی دیتا ہوں کہ ابھی آپ سب یہاں پر گواہ ہیں مولانا صاحب اپنا بندہ دے، میں اپنا بندہ ساتھ دیتا ہوں اگر میں نے ٹرالرز نہیں پکڑے پھر میں قصوروار ہوں۔پیسہ کوئی بھی نہیں لیتا ہے نہ ہم نے پیسہ لیا ہے نہ ہم پیسے کے لین دین کرتے ہیں۔ہمیں نہ پیسے کا شوق ہے ایسے الزام نہ لگائیں یہ الزام مناسب نہیں ہیں آپ ثابت کریں پھر الزام لگائیں۔

جناب اسپیکر: بالکل صحیح ہے تشریف رکھیں پلیز۔جی Minister for Home please

میر ضیاء اللہ لانگو (وزیر محکمہ داخلہ): سر! آپ نے جو کہا تھا کہ آپ معلومات لیں مسجد کے حوالے سے۔

جناب اسپیکر: جی جی بالکل۔

وزیر محکمہ داخلہ: ہمارے جو ACS صاحب ہے وہ تو یہاں پر نہیں ہے اسلام آباد میں ہے اسپیشل سیکرٹری صاحب بیٹھے ہیں۔میں نے جس طرح پہلے بھی کہا کہ مساجد کے بارے میں کوئی سوچ بھی نہیں سکتا ہے کہ ان کو بند کرے۔تو سر! نوشکی میں ایک مدرسہ unregistered ہوا ہے اُس کا راستہ مسجد کے اندر سے جاتا ہے تو اُدھر مدرسہ پر گئے ہیں مسجد کہیں بھی کوئی مسجد اُنہوں نے بند نہیں کیے ہیں۔اور باقی سرپشین میں پانچ مدارس کو unregistered مدارس کو

seal کیا گیا تھا جن کو ابھی دوبارہ کھول دیا گیا ہے تا کہ وزیراعلیٰ صاحب آ کے مذاکرت کریں جو راستہ ہو اُس میں۔thank you۔

جناب اسپیکر: okay nice good. ٹھیک ہے Thank you very much۔اب اسمبلی کا اجلاس بروز جمعتہ المبارک مورخہ 08 مئی 2026ء بوقت سہ پہر تین بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے۔

(اسمبلی کا اجلاس شام 5 بج کر 30 منٹ پر اختتام پذیر ہوا)

☆☆☆